

عمران کے چاہنے والوں کو مطمئن رہنا چاہیے کہ زید و لیلہ کا کیس سو فیصدی عمران کا ہے اگر بھی اسے پیش کر لے کی تربت آنی تو دیکھئے گا۔

زید نظر کمائی "گینڈ کی تباہ کاری" جی ایک نئے انداز کی کمائی ہے! اسے بھی آپ پہلی تمام کمائیوں سے مختلف پاتیں گے عمران نے باطل ہی اچھوٹے انداز میں اپنی دولت و فائز کے مجاہد رکھتے ہیں۔

اگر آپ مجھ سے اچھی کمائیاں چاہتے ہیں تو مجھے شرے دینا بند کر دیجئے۔ صرف میری خامیوں سے آگاہ کرتے رہیے۔ آپ کے شرے بعض اوقات بگے غلط راستوں پر بھی ڈال دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کمائی نہ آپ کو پسند آتی ہے اور نہ مجھے! لہذا آپ مجھے خوردوں سے معاف رکھیے اور مجھے اسی طرت دکھائیے۔ جیسے میں پہلے لکھا رہا ہوں۔ اور آپ بے تحاشہ پسند کرتے رہے ہیں۔!

اپنے صفحہ

۳۰ مئی ۱۹۹۱ء

سوتنگ پول پر بہت میل تھی اور وہ جی ہوتی تھی کوئی نئی بات نہیں تھی۔ اگر والٹا ہوئی میں غوطہ خود لڑکیاں ملازمہ ہوتیں تو شاید ہی کوئی ادھر کا رخ بھی کرتا! مگر صفر عمران کے متعلق یہ نہیں سوجھ سکتا تھا کہ اس نے اسی لئے اس ہوٹل میں قیام کیا ہوگا! وہ جانتا تھا کہ عمران کو لڑکیوں سے کبھی اتنی دلچسپی نہیں رہی کہ وہ انہیں غسل سے لباس میں دیکھنے کے شوق میں خود بھی لنگوٹی لٹکا کر پول کے کنارے آ بیٹھے گا۔ لنگوٹی کا لطیفہ بھی دلچسپ تھا جس دن وہ میلاں آئے تھے اسی دن عمران نے بازار سے سڑک رنگ کی ایک لنگوٹی خریدی تھی! صفر نے اس پر حیرت ظاہر کی تھی اور عمران نے کہا تھا کہ وہ سوٹ پہن کر نہیں نہاسکے گا صفر نے شور و دیا کہ وہ سوتنگ ڈورسین خریدے خواہ مخواہ ماشا بننے سے کیا فائدہ؟ اس پر عمران نے فیصلے بے میں کہا تھا کہ وہ اسی طرح نہائے گا جیسے اس کے باپ دادا نہاتے تھے یہ!

دوسرے ہی دن عمران وہی لال لٹوٹ لٹکاتے ہوئے چل کر کنارے پہنچ گیا تھا۔ سیاحوں انھیں حیران انداز میں اس کی طرف اٹھی تھیں لوگوں نے آواز سے کہے تھے اور صفوں میں سے نکلتا ہوا دوڑ کر گیا تھا۔۔۔ مگر اتنی دور بھی نہیں کہ عمران کی حالتوں سے غفلت اندوڑ نہ ہو سکتا۔
لوگ نہیں رہے تھے اور آواز سے کہتے تھے لیکن عمران ان سب سے بے نیاز نہ رہا۔ پھر گواگوا سوچ رہا تھا کہ پانی میں اتارے یا نہ اتارے۔۔۔
چہرہ گادوں اور گھاسوں کا سامنا کرنا تھا۔

ادرجی کی شروعات دیرپگی تھیں لیکن ابھی پانی میں کافی ٹھنک رہی تھی۔ عمران نے پانی میں جھانک لگائی تھی اور پھر اس طرح بڑھتا ہوا پانی میں کسی گڑبڑ سے متعجب کیا ہوا چہرہ کنارے پر اکڑوں بیٹھ کر کسی مروی کھانے سے بڑی کچھ کی طرح کا پٹنے لگا تھا۔ اس پر اندر زیادہ حتمی بنے ہوئے تھے۔ لیکن عمران کے اندر سے نہیں ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے اپنے گرد پیش کی خبر ہو۔ پھر وہ شعیطان کی طرح سارے ہوش میں سو رہا گیا تھا۔

صفدا اور عمران محض تنہا کی غرض سے سردا گڑھ آئے تھے۔ انگریز کی ضرورت یوں محسوس ہوتی تھی کہ تار یک دہائی کے دل جلا دینے والے سفر نے انہیں کم از کم ذہنی فراز کی طرف توجہ دلائی ہو کر دیا تھا حالانکہ اسی ذہنی فراز کے لئے بھی انہیں تھوڑا سفر برداشت کرنا پڑا تھا۔ ایسے خود صفدا نے اس سفر کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی۔ بدلیان ہی نے اسے مجبور کیا تھا۔ اور صفدا کی دانست میں اس کی سفارش پر اس کی چٹائی بھی ایکن کو لے کر نکلتی تھی۔

یہ سب کچھ اس کے لئے لفظی تکلیف و ثابت نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ خود بھی پہلے چھترے رہنے کا قابل تھا۔ اسببیت کو دراصل عمران کی لال لٹوٹ تھی اور ان وقت

اس ٹکٹ پر بزرگ کی کٹ مٹ کا بھی اسٹاذ ہرگیز اس پر سے عمان کے اکڑوں بیٹھے کا آغاز۔۔۔ ایک ماہ سے اس نے صفدا کی ٹانگ پر کبھی تھی۔ صفدا اس کے پاس سے بیٹھے نہ پاتے۔ دوسری طرف سے صفدا کا بڑا حال تھا۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ اپنی ٹانگ پر کھڑا ہو جائے اسے اس کا بھی خیال تھا کہ لوگوں کی نظر اس کی ٹانگ پر نہ پڑنے پاتے تھے عمران نے پکڑ رکھا تھا۔

اس لئے اس نے اس ٹانگ پر ڈریسنگ گاؤں ڈال لیا تھا۔
عمران صاحب اب مجھے خدا جانتے گا۔ اس نے ناخوشگوار بیچے میں کہا۔
مگر خدا تارو گئے کس پر تدار ہے تو بیوی بچے بھی نہیں ہیں۔ عمران پھر اتارے بیچے میں بولا۔

آخر۔ اس سے کیا فائدہ۔
فائدہ تو کچھ بھی نہیں ہے! مگر تم مجھ سے دور بیٹھ کر کیا کرو گے!
"اچھا لائیٹ بی آؤ دیجئے"
شریف آدمیوں کو سن کر ٹکٹ کی جی بی شریف ہی نظر آنا چاہیے؟ اس نے بیٹھ بیٹھ نہیں آکر سکتا۔

صفدا نے سوچا کہ اب جلی کٹی پر اترا آنا چاہیے۔ لیکن اسے اسی طرح بچھا چھوٹ جاتے لہذا اس نے کہا۔ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا طریقہ بہت سچا گنا ہے۔
عمران صاحب! "

"عادت بُری بلا ہے!" میں مجبور ہوں مگر صفدا!
پھر آپ ہی چٹکارے کی کوئی تیسری بات ہے! صفدا نے بے بسی سے کہا۔
"چٹکارے کی صورت!" عمران آہستہ سے بولا۔ اور پھر یہ معلوم نظر آنے لگا۔
جب اس کی صورت پر حماقت طاری ہو۔ معلوم ہو جائے گا انداز الیا ہی ہوتا تھا۔

جیسے وہ کوئی غیر انسانی چیز ہو۔

وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر ہلکا چٹکنا دیکھ کر اس کے لئے تسلی
پڑے پاؤں پٹنے پڑیں گے، کوہ مذاکے آنکے ایک مھوئے عطر سے کہیں کی طرف دیکھتے
سے پڑ جائیں لاکھ کپڑے پائے تھامیں، تو تو بی بی اس صحرائے ایک عظیم الشان گنبد
جائے کہ جسے جوش گراموں کی ریکارڈ کے تیزی سے گردش کرتا رہتا ہے۔ اور چڑ
پراس گنبد گردان کے ایک خاص خوش الحان کہ لفظ سے میل ہزار داستان
ا کے ہے بیجا و مہم گاتا رہتا ہے۔

لہر کدہ کی مرچا اپنے آنکھیاں نالانا...

پس تمہیں لازم ہے کہ ایک تیر تک کہ ایسا مادہ کہ اس پر نہ کسی دم پر پڑے۔
اگر دم پر نہ پڑا تو پٹ کر تھامی ناک پر پڑے گا اور دم وانی نزلے میں جتنا ہو جائے گا
اگر اس قدر خوشنما کی دہی پر پڑا تو وہ طائر جل کر مادہ ہو جائے گا اور ادھر تھامی ناک
بہی چھوٹے گی۔۔۔ ورنہ۔۔۔ میں نہیں جانتا کہ کب تک چنسی رہے۔

عمران خاموش ہو گیا، صفر ہر اسانہ ہنسنے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا، اس
لے بھی سوچا کب خاموشی ہی اختیار کرنی چاہیے کیونکہ تھنی وہ بچھا پڑنے کی کوشش کرے
گاتھی ہی گردن چنستی ہانے گی۔ وہ عمران کو بکری ہلار پائے کم نہیں سمجھتا تھا۔

بدل میں تیار نے والوں کی بیڑی مٹھتی جا رہی تھی۔۔۔ ہل پرل دونوں میں قسم تھا کہ
نصے میں لوگ تیرتے تھے اور دوسرا حصہ صرف ڈرائیو کرنے والوں کے لئے مختص تھا۔

اس وقت دوسرے حصے میں چار لوگ ان غوطہ خوری کے کمالات دکھا رہی تھیں اور
اسی حصے کی طرف تماشائیوں کی بیڑی بڑھ رہی تھی۔ یہاں مردوں میں شاید کوئی اچھا غوطہ
موجود نہیں تھا۔ اس لئے دوسرے حصے میں صرف وہی چاروں لوگ ان غوطہ خوری میں اضافہ
تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے کہا: کیا نائنے کا ارادہ نہیں ہے؟

”واہ...! عمران یک ایک اچھل ٹپا اور صفر کی ٹانگ چھوڑ دی۔

”کیوں کیا ہوا؟“

”اے کہ جتنی میں اتنی دیر سے یہی سوچ رہا تھا کہ میں نے کیا ارادہ کیا تھا۔۔۔ اگر
تم نہ ہوتے تو میں بیٹھا سرتابی رہ جاتا۔ آؤ۔۔۔! عمران نے کہا اور ٹالاب میں
چھلانگ لگا دی۔

صفر صفر جہاں تھا وہیں بیٹھا رہا۔

عمران تیرتا ہوا پچوں کے سے انمازیں ہاتھ ہلا کر اُسے آوازیں دے رہا تھا۔

”اے کہ آؤ۔۔۔ آؤ۔۔۔ آؤ تو آج۔۔۔ مجھے بھی۔۔۔ چھو۔۔۔ پھو۔۔۔ پانی ٹھنڈا۔۔۔

چھو۔۔۔ نہیں لگ رہا ہے۔۔۔ اے۔۔۔ تو بھی۔۔۔!“

صفر نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ وہ بہت شدت سے سبز لڑ ہو گیا تھا، فقہ
اس کی نظر پڑنے کے اسٹنٹ منیجر پر پڑی جو اسی طرف آ رہا تھا، وہ صفر کے پاس
آکر بیٹھ گیا۔

”مجھے کچھ عرض کرنا ہے جناب!“ اس نے کہا۔

”فرمائیے۔“

”یہ آپ کے ساتھی ایمان کا کافی نام پیدا کر رہے ہیں! اس کا منہ خشک تھا!“
ہو سکتا ہے کہ وہ غیر معمولی بڑے ذہن والی آدمی ہوں انہیں اگر ان کی دیکھا دیکھی دو
پلہ بڑے ذہن والوں کا ایسا نہ ہو گیا تو ہمارے پروڈیوشن منیجر ہی میں گیا۔!“

صفر ہلکا آواز میں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر ہلکا لنگوٹ

ہمارا پیدا تھی حق ہے۔۔۔ اگر کوئی ان کے مجموعی تعداد کو لکھ کی لپی کا دی پڑا رہا ہر اہم

کر دیا جائے تو انہیں کچھ لنگوٹ سے بھی کوئی منہ چیر کر اس کے حصے میں آئے گی۔

صفر کچھ کہیں نے کوئی سیاسی نکتہ نہیں چھپاتا، منیجر نے خوشگوار بیٹھے کہا۔

میں نے یہ بات خالص جمالیاتی نقطہ نظر سے کہی ہے! "صفر بخیرگی سے بولا اب
 یہی دیکھتے... سامنے دو لوگ ایں ڈائریکری ہیں۔ ان کی نگوٹیاں دیسی ساخت کی
 نہیں ہیں لیکن جس نگوٹیاں... ابھی بات ہے جناب! ایرغیال ہے کہ اب میں
 آپ لوگوں کو باتامہ طور پر گوش دینا چاہتا ہوں۔"
 یہ کوئی بھی بات ہوگی۔ آپ ضرور دیکھ لیں گوش... "صفر خوش ہو گیا! ٹھیک
 اسی وقت تالاب کے شور کی آواز آئی اور وہ ادھر متوجہ ہو گئے۔ نہالے واسلے رہڑکی
 ایک گیند نظروں سے اوجھل ہی ہو کر رہ گئی۔ پھر ایک ایک تیز چھوٹے صفائیں ابھری
 اسی کے ساتھ پانی میں کئی زوردار چھپکے ہوئے اور تیز کار چاروں طرف بکھرتے ایک
 آدمی پانی کی سطح پر اٹھتا ہوا تھا پھر اچانک اٹھ گیا اس کی آنکھیں غور خانے کی حد تک پھیل
 ہوئی تھیں... اور ابیا لگ رہا تھا جیسے وہ غرق ہو رہا ہے!
 دوسرے تیز کار دوسرے قہر از انما میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے انہیں میں
 عمران بھی شامل تھا۔

چھینے والا دیکھتے ہی دیکھتے تہ نشین ہو گیا! پانی کی سطح پر غرق کا ایک ترنما سا
 لہر سا پل رہا تھا۔

پھر کچھ دیر بعد دوسروں کو ہوش آیا اب ابھی لوگ کچھ نہ سمجھ پاتے۔ اگر ڈوبنے
 والے کی لاش وہ بارہ سطح پر نہ آگئی ہوتی!

لوگ پول سے نکل نکل کر جا گئے گئے اور نہا ہی دیر میں وہاں ایسی دیرانی
 نظر آنے لگی جیسے بیڑیوں کی کسی بہت بڑے ریوڑ نے طر کیا ہو۔

"فی الحال میں کمک ہی لینا چاہیے! عمران نے صفر سے کہا۔ "ظاہر ہے
 کہ نہ میں تھا نہیں ہوں اور نہ ہی ہوا!"

صفر بھی اسے اچھی طرح سمجھتا تھا۔ سیکرٹ سروس والوں کے معاملات

کتنے نازک ہوتے ہیں! لہذا وہ دونوں اپنے کمرے میں آ گئے۔
 "میرا کیا تھا!" صفر نے پوچھا۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے! اچھا نہیں ہوا... اب ہر سکتا ہے کہ یہ لال نگوٹا تجھ کو
 بیٹھی پڑے... وہاں سے سب ہی ہمارے نکلے تھے! ہر سکتا ہے کہ کسی کے متعلق یقین
 کے ساتھ دیکھا جائے کہ وہ وہاں موجود تھا ہی نہیں۔ لیکن کیا وہ اسسٹنٹ ڈیپٹی
 جیسے باتیں جھوٹا سکتا ہے جو ابھی کچھ دیر پہلے ہمارے پاس بیٹھا تھا اب میرے جیسا کہ
 میں گھٹکر کر رہا تھا!"

"آپ نے میری بیٹی پکڑ کر دی!" صفر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ آپ کا کیا! آپ
 باتامہ طور پر سیکرٹ سروس میں ہیں نہیں۔ آپس کو دیکھتے تھے چاہا جانے گا۔
 "صفر! جی چوٹ ہو جائے گا اس چوہے کا اگر تمہیں کچھ پتا چلے! قاتل سے کس بات
 توں ہوئی کہ کہاں کر سکتے!"

صفر کچھ نہ بولا اب اسے پھر عمران پر غصہ آ گیا تھا۔!

"میں کتا ہوں! آخر یہ لال نگوٹا کئی ہی کیوں تھی!" اس نے قہقہے دیر بعد کہا۔
 "میں کیا تباہوں مجھے لال ہی نگوٹا پسند ہے! ہر سکتا ہے کہ تم نیلے یا بنرنگ کی
 پسند کرتے ہو!"

صفر پھر فحاش ہو گیا! اتھوڑی دیر تک کچھ سوچا رہا پھر چونک کر بولا۔ آخر
 بات کیا ہوتی تھی۔ کیا وہ حقیقتاً لاش ہی تھی!"

"اس وقت تک تلاش ہی تھی جب ہم جا گئے تھے مہد کا خال خدا جانے!"
 "مگر ہوا کیسے۔!"

"میں بھی نہیں معلوم کر سکتے ہوا تھا! بس ایک گیند میری عدیم المثال کھڑی ہے
 دیکھو اگر وہ رہا چڑی تھی ابھی کہ وقت کسی آدمی اس کی طرف جھپٹے تھے! اسی انٹرفی

کیا مطلب !

”ہوش میں آنے کے بعد بھی اس نے ہوش کی باتیں نہیں کیں ! وہ اب بھی سول ہسپتال میں موجود ہے !“

”اب تک کل کتنی وارداتیں ہو چکی ہیں !“ عمران نے پوچھا۔

”چھ عدد۔“

”پہلی واردات کو کتنے دن ہوئے ہیں !“

”آٹھ دن ہو چکے ہیں اور پھر تقریباً وارداتیں ایک یا دو دن کے وقفے سے ہوتی ہیں۔“

”اس سلسلے میں کچھ گرفتاریاں بھی ہوتی ہیں !“ عمران نے پوچھا۔

”ان جوتی ہیں مگر وہی جی جی عموماً ہوا کرتی ہیں۔ یعنی محض قبضہ میں دو چار کر دھریا۔“

”عمران کچھ سوچنے لگا ! صفدر بھی خاموش ہو گیا۔“

”کچھ دیر بعد عمران بڑبڑایا ! تو گیندوں کی کمانی سرور گڑھ کے پچھلے کچے کی زبان پر لگا۔“

”غلا ہر ہے۔“

”اے !“ عمران کسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹپنے لگا پھر رُک کر بولا : تب پھر ان

لوگوں کو پاگل ہی سمجھا جائیے جو آج پول میں گیند پر چھپتے تھے۔“

”میں بھی اسی پر غور کر رہا ہوں !“

”کیس خیتے پر پہنچے۔“ عمران نے تشویش کئی لمحے میں پوچھا۔

”دوبی صحت میں ہو سکتی ہیں یا تو وہ آج ہی آئے تھے اور انہیں ان حالات کا علم

نہیں تھا یا پھر یہ قاتلوں ہی کی میز پر تھی میں نے کسی ایک آدمی پر پلٹنا کی جی !“

”گڈ !“ عمران سر ہلا کر بولا ! کیا تمہیں ان میں سے ایک آدمی کی شکل یاد ہے !“

”نہیں !“ صفدر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا : میں اسسٹنٹ ڈیپارٹمنٹ میں مقرر تھا۔“

”افسوس کہ مجھے دو تین ٹیکس یاد ہیں !“ عمران نے لایوسانہ انداز میں سر ہلا

کرنا اتر دی ورنہ کچھ خاموشی رہی۔۔۔ صفدر رگڑ کے دھوئیں کے بادل بکھیر رہا تھا۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا : جی خبر ہے کہ اس سلسلے پر غور کر کے ملنے دارالحکومت

سے سزاوارتوں کی ایک ٹیم آرہی ہے !“

”چلو اچھا ہوا !“ عمران نے اس طرح سانس لی جیسے خود اس کی گردن بھی ہوا

”آپ ابھن میں پڑ سکتے ہیں۔ عمران صاحب ! کیپٹن فیاض کے گلے کا کوئی آدمی

آپ کو اچھی نفروں سے نہیں دیکھتا !“

”پھر مجھے کیا کرنا چاہیے !“ عمران نے خوفزدہ لہجہ میں پوچھا۔

”آپ نے ہڈی کے رباط میں اپنا نام ہی غلط درج کر لیا ہے !“

”ارے تو بے بسی کرادنا۔ یا میری تو نقل ہی چوٹ ہو کر رہ گئی ہے !“

”اب نام صحیح کرانے کی ٹیمیں کی پولیس نامک پکڑ لے گی !“

”ارے تو پھر کیسے گردن چمکے گی !“

”میں تو جا رہا ہوں یہاں سے آپ میرا سامان دیکھتے گا۔ !“

”کہاں جا رہے ہو داد۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں !“

”آپ کا تو شاید کچھ بھی نہ بگڑے مگر مجھ پر ایسے ٹوکنا مقاب ضرور نازل ہوگا۔“

”اس کا کتنا ہے کر پولیس کی نفروں میں آنے سے بچو !“

”تو تم مجھے تنہا چھوڑ جاؤ گے۔“

”پھر میں کیا کروں۔ !“

”میری ہی طرح تم بھی میرے والد ڈرتے رہو !“ عمران نے نشہ زنی سانس لی۔

”نہیں مجھے جانے ہی دیکھتے !“

”دیکھو اب میں بھی کراتے کا ٹون نہیں رہا ! باقاعدہ طور پر تمہارے ہی

گلے سے تعلق رکھتا ہوں !“ عمران نے کہا۔

"آپ کی اور بات ہے؟ آپ کو پہلے ہی سے سب جانتے ہیں اور آپ کے تعلق وہ خواب میں بھی نہیں صراحت نہیں کی کہ آپ کا تعلق ٹیکٹ سروس سے بھی ہو سکتا ہے!"

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے حد دراز سے پر دستک دی!"

"کون ہے؟" معذرتے کر بیکر پوچھا۔

"پولیس۔" باہر سے آواز آئی۔

"ارے باپ بسے۔" عمران بھرائی ہوئی آواز میں بڑبڑایا۔

معذرتے دروازہ کھول دیا۔

ایک سب انسپکٹر اور دو کانٹیل اندر داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ اسسٹنٹ میجر بھی تھا۔

"آپ کا کیا نام ہے؟" سب انسپکٹر نے معذرتہ کو گورتے ہوئے پوچھا۔

"معذرتہ معید۔"

"کہاں سے آئے ہیں؟"

"دلا حکومت سے!"

"پیشہ۔"

"پچھلے کی آزمائش۔"

"پتہ۔"

"تیر و گرجن اٹھتیر!"

ایک کانٹیل نوٹ کرتا ہوا رہا تھا۔

سب انسپکٹر عمران کی طرف متوجہ ہوا۔

"آپ کا نام۔"

"عمران ایم ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ آکس۔"

سب انسپکٹر نے اسے گھور کر دیکھا اور دوسرے کانٹیل سے کہا۔

"رجسٹر رکھ لو۔"

کانٹیل کے اتومبیل کا دروازہ کھولا۔ رجسٹر تاج میں قیام کرنے والوں کے ہم اندر چلے درج کئے جاتے تھے!

کانٹیل نے رجسٹر کھول کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"مگر اس میں تو فضل حسین درج ہے! اس نے گرجن کی آواز میں کہا۔

درج ہوتے تو... لاڈلن تو گرجی درج ہو سکتا ہے... پر مگر جیلا جھے لاڈلن تو گرجی تیسرے کے گا!"

"اس میں تو فضل حسین کہاں درج ہے!" سب انسپکٹر منہ پر مڑا۔

"جو کچھ انہوں نے بتایا ہوگا! وہی درج کیا گیا ہوگا جناب! آپ ان سے یہ پوچھتے کہ نام کے آگے دستخط کس کے ہیں۔"

عمران رجسٹر میں دستخط دیکھنے کے لئے آگے جھک گیا۔

"ہاں یہ میرے ہی دستخط ہیں اور یہ حق یہاں تو فضل حسین ہی درج ہے! عمران نے سب انسپکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے چلیں جھپکائیں پھر بولا۔ مگر دستخط بھی ملتا ہیں۔ صاف عمران پڑھا جاسکتا ہے۔"

سب انسپکٹر نے دستخط کو بغور قاری کیجئے ہوئے کہا: ٹھیک! دستخط صاف ہے۔

پھر سرائی کر بولا: "آپ نے نام غلط کئے جانے پر اعتراض کیوں نہیں کیا تھا؟"

نہ جانے کیوں یک ایک معذرتوں میں آگیا

اس نے کہا: یہ مسائل اپنا اور اشت کو بیٹھے ہیں! اس لئے آپ ان کے تعلق سے صحیح معلومات نہ حاصل کر سکیں گے!"

"او۔۔۔ عمران دانستہ یہ کہ معذرتہ کو گھسوا دیکھا برا بر لاہ تم اپنی جگہ سے

بارتھیل آؤنگے اتھارے فرشتے بھی نہیں ثابت کر سکتے کہ میں اپنی یادداشت کو بھول چکا ہوں۔
تاکا قصہ ہے۔ سب انہیں مقرر کر دیا۔

”اگلب چلے گئے تباؤں۔ یہ یہاں مجھے گھسے نہیں کرنے دیں گے۔“
”چلے۔“ سب انہیں کوٹنے لگیں جھپکائی۔

ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے غصے نے عمران کی عقل سلب کر لی ہو۔ وہ بری طرح
دبا رہا تھا جیسے ہی وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھے اس نے کہا: اپنے بیان کا یہ
خود دہار ہو گا۔۔۔ یہ سراسر کجاس ہے کہ میں اپنی یادداشت کو مٹا ہوں۔ یہ لوگ
میرے پیچھے پڑ گئے ہیں مگر میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرا غم سے میری شادی مزور
ہو گئی خواہ میرے سر پر بیگ نکل آئیں۔ اب یہ لوگ پولیس سے میرے پاگل پن کا
سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔“

سب انہیں دھوکہ کہ عمران کی طرف مڑنے ہی والا تھا کہ مقرر نے کہا: بیکار
وقت نہ برباد کیجئے! وہ یہ اچھا ناول بنا رہے ہیں۔ مجھ سے زیادہ اس کے متعلق اور
کوئی نہیں جان سکتا۔ بغیر صاحب آپ بھی آئیے۔“

یہ خبر بھی اگے بڑھا۔۔۔ اُس نے ایک خالی کمرے تک ان کی راہنمائی کر کے
نے جیسے سگریٹ کیس نکال کر انہیں پیش کیا اور ایک سگریٹ اپنے لئے منتخب
کر کے شگافتے ہوئے کہا: اس کی تصدیق بغیر صاحب کر سکتے ہیں کہ ان سے پاگل
کی ہر حرکتیں مزور ہوتی رہتی ہیں! ایشال کے طور پر سرنے لگائی کا قصہ!۔
”میں سن چکا ہوں۔“ سب انہیں سنا کر غرایا۔ مگر آپ لوگ یہاں کس غرض سے
آتے ہیں!۔“

”محض تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے! اپنے یہاں بے تماشا گری پڑنے لگی ہے!
ہاں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں بچا سے کرک کہ کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہے

انہوں نے اسے اپنا نام افضل حسین ہی بتایا ہو! لیکن وہ دھوکا کرنے میں کبھی غلط نہیں
کرتے میں نے مار مار کر بتایا ہے۔“
”میرا غم کتنا کتنا ہے۔“
مقرر بکرا گیا اور سوچنے لگا کہ اس سلسلے میں کس قسم کی کجاس مناسب رہے گی۔
”میں تو ملے سیب کی بڑ ہے۔“ مقرر نے غنڈی ماس کے کرکھا: ہمارے
بھوک کو بھی علم نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔ میں وہ اس کے متعلق ہر وقت کچھ نہ کچھ بڑبڑایا
کرتے ہیں! ان کا خیال ہے کہ ہم لوگ میرا غم کے سلسلے میں ان کے خلاف سازش
رہے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ ان کی شادی میرا غم سے ہو۔۔۔ اسی لئے ہم نے
انہیں پاگل شہسور کر دیا ہے! یقین کیجئے کہ ہم کسی میرا غم کے دعوے واقف
نہیں ہیں۔“

”کوئی خیالی عدوت! کیوں؟“ سب انہیں کھٹنے پوچھا۔
”سریعہ دی مثال۔“

”میری رائے ہے کہ آپ انہیں بریل بھجوا دیجئے۔۔۔ لیکن آپ یہ نہ کیجئے کہ
انہیں آپ کے بیان پر متیقن کر لیا جائے۔“
”نہ کیجئے یقین۔“ مقرر بھجھکا گیا۔ میں نے آپ کو مجبور تو نہیں کیا کہ
یقین کر ہی لیجئے۔“

آپ کے یقین کرنے یا نہ کرنے سے حقائق نہیں بدل سکتے۔
”خیر۔“ میں دیکھوں گا کہ آپ لوگوں پر کس حد تک کسی جرم کے متحرک
کرنے کا شہ کیا جاسکتا ہے۔“

”مزور دیکھتے ہیں آپ کو منع نہیں کرتا۔“
”آپ دونوں پولیس کو اطلاع کے بغیر سردار گڑھ سے نہیں جاسکیں گے۔“

"اوہ... بہت بہتر! " صفدر نے زندہ دل کا مظاہرہ کیا۔ مردانہ انداز سے
جان تو بڑی چیز ہے ہم آپ سے پوچھے بغیر غل خانے میں جی قدم نہیں رکھیں
گے۔ "

"جتنے بھی باتیں نہ کیجئے! میں آپ کو شبے میں بند ہی کر سکتا ہوں۔ " سب آپ کو سمجھتا
گیا! صفدر لا پرواہی سے دروازے کی طرف مڑا اور کمرے سے نکلے وقت پلٹ کر بولا۔
"بہت بڑا دل چاہتے تھے انسیدار صاحب! میں کسی بھیجے کا لٹا نہیں ہوں! نرم
سیکڑی ٹپک پیال پیچھے چلے آئیں گے۔ "

اور پھر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ اپنے کمرے میں چلا آیا۔۔۔ یہاں
عمران کا انسٹیبلوں کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ میسر خانہ کے بغیر
زندہ نہیں رہ سکتا!

صفدر کو دیکھتے ہی وہ اس کی طرف اٹھ کر دوڑا۔ یہ ہے وہ دشمن جس
نے مجھے بالکل ثابت کرنے کی کوشش میں... پیڑی اوٹی... نہیں اونچی ایڑی...
لا حول ولاقوہ... یہی نہیں... ایڑی جو ٹی... ہا... ہا... ایڑی جو ٹی کا زور لگایا ہے۔
"بڑے جاتی فراموش تھے عقل کی باتیں کر دو! " صفدر نے غصہ سے فرمایا۔

"ارے جانا... چلے جاؤ یہاں سے... دروازہ بات بڑھ جائے گی! " عمران اتو
ہا کر بولا! اتنے میں اسسٹنٹ منیجر نے کمرے میں داخل ہو کر انسٹیبلوں سے کہا کہ سب
انچیکر انہیں ڈائینک ہال میں بلا رہے۔ جب کہ انسٹیل پیسے گئے تو اس نے صفدر اور
عمران کو مخاطب کر کے کہا: "آپ دونوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ پولیس سے اجازت
حاصل کرنے بغیر ہوٹل کی کپاؤٹ سے باہر قدم نہیں نکالیں گے۔ "

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے! میں جانتا ہوں! " صفدر نے غصے سے فرمایا کہ
"میں نہ ہوں لیکن گیند ان کے سر پر لگی تھی! " منیجر نے تلخ ہنس میں کہا۔

"پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔ "

"یہ تو پولیس ہی معلوم کرے گی! "

"تو ہم لوگ اب ہوٹل کی کپاؤٹ سے نہیں نکل سکیں گے۔ "

"ااں! اچھ سے یہی کہا گیا ہے! "

"بہتر ہے! " صفدر بیزار سی سے ہاتھ ہا کر بولا۔ "میں آرام کرنے دیکھتے ہوں
بیچرے بڑا سانس بنایا اور دونوں کو گھورتا ہوا چلا گیا۔

صفدر نے دروازہ بند کر کے ہوٹل کرتے ہوئے عمران سے کہا: "دیکھ کر شرم
لال لنگوٹی کا۔ "

"بہت شاندار ہے۔ " عمران سر ہا کر بولا۔ ایک بار میرے دادا نے لال لنگوٹی
میں ایکس جین کو پہنا تھا مگر بعض روایات سے بہت ہوتا ہے کہ جن کو نہیں بلکہ
ڈرائی جین کو پہنا ڈالتا ہے۔ "

"عمران صاحب! اہم تقریب کے لئے آئے تھے لیکن اس شخص لال لنگوٹی نے
بڑا غلط طریق کر دیا۔ "

"پر وہ نہ کرو! "

"کیا کریں گے آپ۔ "۔ "

"نیک بندے سب کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔ ممبر کریں تو دفعہ آئے اور خواہ
خواہ! " صفدر غراب ہو کر رہ جاتا ہے! "

"آا۔۔۔ ہم نے ابھی تک رات کا کھانا نہیں کھایا! " صفدر بڑبڑایا۔

"وہیں ڈائینک ہال میں کھائیں گے! " عمران نے کچھ چپچپے ہوئے کہا۔

"کچھ دیر بعد وہ ڈائینک ہال میں آئے! " عمران اس وقت لنگوٹی میں نہیں تھا
چشمہ کی قیام کرنے والے اسے دیکھ کر ہنسنے لگے! اس وقت اس کے جسم پر

بچہ کا لباس بھی نہیں تھا۔ لٹنگ کے کپڑے تھے جو بیٹے کے ساتھ پہنے گئے تھے۔ مگر اس سے چوسہ پر بننے والی سرات میں کیا فرق پڑتا ہے؟... اب تو لوگوں کے پہنے کے لئے صرف اس کی شکل ہی کافی ہوتی تھی! مصد نے دھڑائی اختیار کرنے کی کوشش شروع کر دی!

مگر پھر عمران کی ایک نئی حرکت نے اسے حد سے زیادہ ندوس کر دیا! کیونکہ اسے عمران سے اس کی توقع نہیں تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کسی بڑی عمرت کو آنکھ مارے گا۔

عمرت پر رشین تھی اور اس کے چہرے پر لاتعداد جھریاں تھیں۔ اگر وہ اکہم جسم کی برقی قوشا یہ آتی ہو تو شکل معلوم نہ ہوتی جتنی موٹاپہ کی وجہ سے معلوم ہوتی تھی وہ عمران پر چڑھ دوڑی!

مصد بڑی طرف بول کھلایا! اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ عمران کے ساتھ کسی چیز پر بیٹھا رہے یا یہاں سے ہٹ ہی جاتا!

"کیوں ماری تھی! اسے تم نے... کیا سمجھتے ہو؟" عورت مانچتی ہوتی بولی۔

"تمہیں...! اسے تو یہ!" عمران اپنا منہ پٹے لگا گیا۔ "ہلک گئی ہوگی... درز میں نے تو اس لڑکی کو آنکھ ماری تھی جو بیٹے اسکرٹ میں ہے!"

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟"

"آپ ٹھیک سمجھیں ہیں عمرت!" مصد جلدی سے بولا! خدا آج ہتھ بڑیئے...

یہ اس وقت لٹنے میں ہیں... خراہ خواہ بات بڑھ جائے گی۔ دونوں کی بدنامی ہے کہ اسے جادو...! "عمران نیزہ اقدار کو لولا" تم کیوں دخل دیتے ہو! بیٹے...

پچھلے سال میں نے دو کزنوں اور تین میجرز کو آنکھ ماری تھی... کسی نے کیا بگڑایا تھا میرا... ایک بار ایک خان بہادر کو آنکھ ماری تھی جبکہ مار کر رہ گئے

تھے... پھل جگ میں اس لئے حسد لیا تھا کہ ہرگز آنکھ مارنے کا موقع ملے مگر وہ اس سے پہلے ہی مر گیا تھا... مان۔

"دیکھا آپ نے!" مصد نے لمبے لمبی سے کہا۔

"میں بھی جانتی ہوں!" عورت نے کہا اور چہرہ ہونٹہ اٹھا ز میں جھرکے کرے کی طرف ہل گئی۔

"عمران صاحب آپ نے تو جینا دو جہر کر دیا ہے" مصد نے فیصلہ پہے میں کہا۔

"ہیں... ہیں! غلام شش رہو! میں نہیں چاہتا تھا کہ اتنے پرانے تعلقات ہونے کے باوجود بھی تم اس عورت کی طرف ماری کرو گے۔ جو تمہاری کوئی رشتہ داری نہیں

گنتی!"

"اب میں پاگل ہو جاؤں گا...! مصد نے دانت میں کر کہا۔

"ایسی کشت کماں ہے... میری!" عمران نے فحشہ کی رائے کر لیا اور

بچے میں کہا۔

"آخر آپ چاہتے کیا ہیں!"

"آپ کو مارنے کی آزادی... آزادوی تحریر و تقریر کی طرح یہ بھی ضرور ہے!"

"آپ کے لئے تو سب کچھ ضروری ہے... اب صرف تنگ ہرگز ناچنے کی

کسر وہ گئی ہے!"

"مکن ہے جو تنگ ہرگز نہیں ناچ رہا!"

"اب آپ فلسفہ چھیڑ دیں گے۔ لیکن دیکھئے اب کیا طرفان اکتاہے...

"خیر کے کمرے کی طرف گئی ہے۔!"

"جلدی سے کہا! طلب کر دو۔!" عمران نے کہا۔

مصد بڑبڑاتا رہا۔ پالیس نے ہم پر پابندیاں نافذ کی ہیں! اب آپ نے یہ

سب کچھ شروع کر دیا ہے اس کو آپ کے ساتھ ذکر بچتا ہوں !
 غم نہ دیر کر لایا۔ اور جب وہ قریب آگیا تو اس نے اس سے راز دلایا
 بچے میں کہا۔
 "وہ نیسے اس کوٹ دای روکی کتنی حسین ہے۔"

"ہی سی۔ ہی سی۔ ہی سی۔ کھانے کے لیے کیا ہوں؟" یہ لڑکھو
 "ہاں۔ کتا پٹھے آدم خور کھتے ہو۔ میں اس روکی کی بات کر رہا ہوں؟"
 "جی ہاں۔۔۔ جی ہاں۔۔۔" دیر کر لایا۔ خدا کی ندرت ہے۔۔ جناب؟
 "میں اس کے لئے نہیں سوچا دے سکتا ہوں۔"

"وہ۔۔۔ تیرے کہنے والوں میں سے ہے جناب۔۔۔ پٹھے۔ میں معلوم کرتی۔
 دیر لے رانا رانا ادا نہیں کتنے وقت آنجیں چمکائی؟"

"تمہارا انعام الگ۔! چمکاس دے اس کے بنی بکالو۔"

"وہ تو ٹھیک ہے جناب۔" وہ مضرانہ غلامی میں ہاتھ ملتا ہوا بول۔

"مگر وہ ایسی روکی نہیں معلوم ہوتی آپ سے مزید چیز لایا کی جا سکتی ہے۔"

"کھانا ماؤ۔! صفدر خیرا۔! باوروش حویلا۔!"

"اچھا اچھا! غم نہ کر لہو کہ جیسے مونسہ ادا نہیں کیا۔ ہمارے پٹھے کی مالو"

دیر لکھنویوں سے صفدر کو دیکھا ہوا دوسرا طرف را گیا

حد ہو گئی! صفدر آنجیں نکال کر بول۔ یہ سب کچھ کسی لڑکھو میں برداشت

کیا جا سکتا۔ آپ ایسی ایسی سرکھیں کر کے یہ جن کے متعلق میں کبھی سوچت نہیں

نہیں سکتا تھا!

غم نہ کچھ کہنے ہی وال تھا کہ اسٹنٹ میجر دکھائی دیا جو تیز رفتاری سے ان کی

طرف تڑپتی لیکن اس کے ساتھ وہ عورت نہیں تھی۔

"آپ لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں۔" وہ قریب آ کر غمرازا۔

لوگ میں۔ صرف میں! غم نہ سینے پر ہاتھ مار کر لایا۔ میں آپ کو بھی آنکھ

مار سکتا ہوں یہ دیکھئے۔۔۔ یہ ماری۔ یہ ماری۔ یہ ماری۔ اب پٹھے۔"

"نہیں بات ہے! اسٹنٹ میجر جیسے ہونے ادا نہیں رہدیتی۔ ہتھ مارا ہوا

"میں دیکھوں گا آپ کو؟"

"دیکھو جیسے گا۔! ہندو روار بکے میرے خلاف۔۔۔ خدمات میں جی آنکھ ہاں

تو کچھ نہ کیا"

"میں آپ کو پاگل مانتے بھرا سکتا ہوں!"

"میرے خدا میں کوشش کی تھی!۔ صفدر نے زنجیر کر کے نہیں رہا اور مجھے

ان کے سامنے میں مل گیا۔! اگر آپ! ہاں! ان کا غم و رنجیں تو نہ لے سکتا ہوں

یہ میری جی جان پہ گئے۔!"

غم نہ اس پر کچھ نہیں ہوا۔ صفدر جو کچھ سے لایا تھا اس میں سے

اب سب معلوم کر رہا ہوں۔

ماتہ آیا۔۔۔ اس سے تو!۔ صفدر اٹھا ہوا بول۔ اور اسٹنٹ میجر اس

کے ساتھ چلنے لگا۔ آپ کہتے ہیں پیچھے رہا۔! اور اس نے اترتے سے کہا! ایک گنت

یہ تو جلد نہیں کے تھیں آپ! میں جرات نہ رہا۔! صفدر کہتے ہیں! "

"آپ کے ساتھی ہیں۔! جو کچھ ہوشیار تھی۔"

ساتھی نہیں بلکہ تیار ہو جاتی! صفدر نے فٹنی مائلی! مگر میں پنا

ہیں جتنی جانتا تھا کہ یہ آپ میری عزت پر بھی ہیں۔! میں سے۔"

"نہیں!۔! کچھ نہ کچھ ہو کر رہی۔! گا۔! اگر میں نے آپ لوگوں پر نہیں غصہ

دیا ہوں! مگر یہ تو اس وقت کہ حالات دوسرے ہوئے۔"

ہیں سے شام کو جعفر میں ہوتی تھیں مگر وہ تمنا نہیں تھی اس کے ساتھ کیٹش فیاض بھی تھا۔ جعفر نے سوچا یہ تو بہت بُرا ہوا۔ مگر ان کے ساتھ اس کا دیکھا جانا کیٹش فیاض کے علم کی حد تک نامناسب تھا مگر اب کتا بھی کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے غرضاتی کے جذبہ کو اڑانے کے فیاض ہی چلائے گا۔

"یہی حضرات ہیں" سب انسپکٹر نے کیٹش فیاض سے کہا۔

"آہ۔۔۔ آئیے جناب کھانا حاضر ہے۔۔۔" عروان نے فرارہ کی کاٹھان پر گرتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں شکریہ!" سب انسپکٹر غائب۔ فیاض نے آپ کرسی کی پچھلی لیگیں عروان کے کچھ نہیں ہلا۔ البتہ وہ جعفر کو گھور رہا تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ آئیے، اس سب سے سب انسپکٹر نے فرارہ سے پوچھا "جی ہاں۔۔۔ ایک ریلواری وارڈ ایک دو ماہ بد وقت: "عروان جی فیاض کی طرف سے دیرانی کا ہر کرتا ہوا ہوا۔ یہ وارڈ اپنی حفاظت کے لئے اور دو ماہ بد وقت فرارہ کی پچھلی کے لئے "تو چھوڑی ہے۔

"انسپکٹر نے کیٹش فیاض کی طرف دیکھا۔

"تو جی بیٹھ جاؤ۔۔۔" فیاض نے اس سے کہا۔

"بہت بہتر منصوبہ ہے!"

"اس نے فیاض سے کہہ دیا ہے کہ کسی قہقہی اور بیٹھ گیا۔

"میرے پاس، وٹوں کا لاسٹس جی ہے۔ چکیارے صاحب! بارہ بیارے باپ سے تھا بیارے صاحب!۔۔۔ حالانکہ وہانی بد وقت لانے کی ضرورت نہیں تھی اس میں پہاڑوں پر عوام کو دوانی بد وقت سے جاتا ہوں مگر مجھے جی سے کوئی فہم ڈار نہیں رہتا۔

"پتہ نہیں آپ کیا کر رہے ہیں؟"

"اسکی سال سے اس کی کسی پہاڑی کی تلاش میں ہوں جی نہیں میں جتن کی جاتی ہیں۔ شوخ و سنگ چلتی تھیں تو جی۔۔۔ جیل گاڑی پر سوار ہے تو ناچ رہی ہے۔۔۔ اس پر سوار ہے تو ناچ رہی ہے۔۔۔ گدھے کی اُڑ پر۔۔۔ جی نہیں کہ۔۔۔ جی نہیں کہ اسی کوئی پہاڑ نہیں ملے گی۔ نہیں ملے گی تو میں نے بد وقت صرف لی۔ اب کسی نوڈلریٹر کی تلاش ہے۔۔۔ وہ جی نہیں۔۔۔ لی۔۔۔ اب جتاویں کیا کروں۔۔۔!"

"تم جاؤ۔" فیاض نے انسپکٹر کی طرف منہ کرکے کہا

"انسپکٹر دیا گیا! لیکن فیاض وہیں بیٹھا تھا اس کو گھورتا رہا۔۔۔ اور عروان! وہ اس طرف سر جھکا کر کھانے میں مشغول ہو گیا تھا جیسے فیاض کو پتہ نہ تھا نہ وہ فیاض نے کچھ دیر بعد مگر یہ کیس سے مگر یہ کھانا اور اسے نہ لگا کر کسی کی پشت سے ٹک گیا۔ جعفر کنا، ختم کر چکا تھا! فیاض نے اس کی طرف مگر یہ کیس بڑھایا۔

"اے۔۔۔ نہیں شکریہ!" جعفر نے کہا۔

"بیٹہ نا! فیاض نے سکو کر کہا: آپ مگر یہ تو پتے جی ہوں گے یا

یہاں بیٹھوں جیسے سامنے مگر یہ پتے کی جرات نہیں کرتا۔" عروان

نے مڑا کر اسے بغیر کہا۔

"مگر لوہیں رپورٹ میں تو عجیب اذیت جاتی کا حال ہے۔" فیاض نے ان کی جانب سے غصہ "سب" عروان نے سر اٹھا کر کہا! پتہ ہے فیاض کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر ہوا۔۔۔ جی نہیں میں ایک بڑی عمر کی کتا کھانا بچا ہوں۔ اس لئے مجھے انھیں نہ دکھاؤ۔۔۔ میں بہت ادا اس میں ہوں!"

"اچھا۔۔۔" فیاض سر جھکا کر ہلا۔ "کیا تم اپنے۔۔۔ سیکڑی کی ماہرنگی ہی میں معاملے کی بات کرنا چاہتے ہو؟"

"یکڑی۔! ہماری گھنٹا کا ایک ایک لفظ ٹوٹ کر! عمران نے صفد سے کہا اور دیگر کمیز صاف کرنے کا اشارہ کیا۔

فیاض پھر فرش ہو گیا تھا۔ شانہ وہ میز صاف کرنے کا منتظر تھا۔ جب دیگر برتن میٹ لے گیا تو اس نے جیسے تھوڑیوں کا جڑا نکال کر میز پر رکھ دیا! صفد نے اسے گھٹکیوں سے دیکھا اور پہلا رنٹ جانے لگا۔

"کسی دیکھی تو کو پچانی ہوئی ہی چاہیے۔ عمران ٹوٹی سانس لے کر بولا۔
"دہلی گردن میں چننا نہیں گاتا تو کسی موٹی گردن کو تلاش کرو...!

"تم سے پوچھتا ہوں کہ یہاں کیا کر رہے ہو! یہ فیاض دانت پر دانت جاکر قریباً۔
"بدمست کرو! عمران! تم جاکر غریب! مجھے اُن کیندوں سے بھی کوئی لکھی نہیں ہے۔ بڑے میں یہاں کچھنے لائی ہیں!"

"تم آئی تالاب ہی میں موجود تھے جب قتل ہوا تھا؟
"بس تو پیر تالاب میں کوئی ایسا بھرتا شش کرد میں پر پیری انگلیوں کے نشانات مل سکیں؟

"آخر ایسے مواقع پر تمہاری موجودگی کہاں مزور ہوتی ہے۔
"سر پرانی میں کھجور کے ٹوڑ میں نہیں ہوں میں غما۔
"میں تم سے صرف آشنائی پر چھپا چھپا ہوا ہوں کہ تھوڑیوں کا یہ جڑا کس کے لئے ہے! فیاض نے زہریلے لہجے میں پوچھا۔

"شاید تمہارے لئے۔! عمران کا موٹو بھڑک گیا۔ لیکن اس نے مزید کچھ کہنے سے بچے صفد کو دباں سے ہٹا دیا، شاید شب بھلا۔

"یکڑی! اُس نے کہا۔ تم آرام کرو۔ میں شطرنج کی ایک بازی کھیلتے بغیر سونے کے لئے نہیں جاؤں گا۔!"

صفد کے چپے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک دونوں خاموش رہے پھر عمران نے کہا۔
"میری دانت میں یہ تھوڑیاں مرمت تمہارے ہی اقدوں کے لئے کمزور۔! یہی گل؟
"بھوکس مت کرو!"

"میں مرمت اس لئے کہہ رہا ہوں مائی ڈیر پر پڑنا ٹھیک خراہ خواہ دارا حکومت سے یہاں دوڑے چلے آئے ہر ایک یہ معاملہ تمہارے بس کا نہیں ہے؟

"تمہیں اس سے سروکار نہ ہونا چاہیے؟

"اگر مجھے سروکار نہ ہوا تو تم کسی کو نہ دیکھنے کے قابل بھی نہ رہ جاؤ گے۔ دینے اگر تم اس کس کو سمجھ کے ہو تو یہی تباہ کرد کہ ان گیندوں سے متعلق کئی وارداتیں ہو جانے کے باوجود بھی لوگ ان کے پیچھے کیوں دوڑتے ہیں؟

فیاض تھوڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتا رہا پھر ایک بیک غیر متوقع طور پر زہریلے لہجے میں بولا۔

"یاد رہی یکڑو کہ میں نہیں تا۔! تم نے کیا نظریہ قائم کیا ہے؟

"ابھی کچھ بھی نہیں۔ عمران نے یوں سنا لہجے میں کہا۔ اور اگر مجھ پر اسی قسم کی پابندیاں عائد۔! ہیں تو شاید ششک کوئی نظریہ قائم نہ کر سکیں؟

"اوہ ہو۔ پابندیوں کی بات چھوڑو! وہ تو اچھی قسم ہو سکتی ہیں! میں دراصل یہ پتا ہٹا ہوں کہ یہاں سے ناکام واپس درجاؤں؟

"ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہاری مدد کروں! عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

لیکن اسی شرط پر کہ تم مجھ سے یہاں اس ہوٹل میں دوبارہ نہ فنا! دوسری بات یہ کہ میرے یکڑی کو اسی وقت یہاں سے تھوڑیاں لٹکا کر لے جاؤ۔ لیکن اسے

حوالات میں کوئی تکلیف نہ ہونے پاتے...! امیری بات یہ کہ ہوٹل کے دروازوں کو باریک کر کے مجھے ہوٹل سے نکالیں اور میرے لئے یہ پابندی نہیں رہ گئی

کہ میں ہڑل کی کیا فائدہ تک ملے اور ہوں ؟

نیاں سنو، دیہاتک کچھ سوچتا ہوں چلا ! ” چو منٹو سے ”

” ہاں شہر دیکھیں تم بھی اس کی وجہ نہیں پوچھو گے ! ”

” یہ بھی منظور ہے ! ”

” گڈ ! ” عمران سر ہلکے بولتا : ” تو میرا کھیل شروع ہو جانا چاہیے ”

موس میں شریفوں کا گڈنا سن ہے !

” آپ بولیں کو نہیں پتا ہم کسے تھے جناب ”

” موس بہ نام ہو کر ہے گا اگلے سیزن پر ہنگامہ کر لی اور وہند کرتے ہوئے

نظر آو گے ”

اسسٹنٹ منیجر دوسرے کاکوں سے انصاف طلب کرنے لگا : ” لیکن شاید اس

وقت کوئی اس کا ساتھ دینے کے موڈ میں نہیں تھا !

پھر کچھ دیر بعد عمران اپنے کمرے میں چلا آیا !

اس نے مندر کو بتایا تھا کہ گیند پر چھپنے والوں میں سے دو آدمیوں کے چہرے

اسے اچھی طرح یاد تھے بالذات یہ حقیقت ہے کہ وہ اس وقت بھی ڈانٹک اڑا رہا

ان دونوں آدمیوں میں دوسری تیار تھا۔ نیلے اسکوٹ ولی رڑکی انہیں دونوں

کے ساتھ تھی اور عمر نے دوسرے سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ ہی رہتی ہے !

وہ کی سفید مٹھی لیکن وہ دونوں دوسری ہی تھے۔

دوسری صبح عمران نے اسسٹنٹ منیجر کو فون پر مطلع کیا کہ وہ اس کے ہڑل

سے جا رہا ہے۔

” مجھے انوسس ہے کہ آپ ایسا نہ کریں گے ” دوسری طرح آواز آئی۔

” کیوں ؟ عمران کا جواب غصیلو تھا ۔

” میں پولیس کی طرف سے یہی ہدایت لی ہے کہ آپ کو سلمان سمیت باہر

نہ جانے دیں ۔

” ہاں مجھے کوئی نہیں روک سکتا ”

” اچھی بات ہے کہ دستکش کر کے دیکھتے ہاں ”

” مگر منیجر میں تمہیں انکا کردینا چاہتا ہوں کہ تم فعلی یہ ہو ! تم مجھے یہاں تید

کچھ دیر بعد ڈانٹک اڑا میں اچھا خاصہ منظر ہوا گیا : ” کیونکہ نیاں مندر

کے تھکنے لیاں لگا کر سے جا۔ اتنا کہ عمران کی ہیز پر کھڑا دونوں اقول لگا کر تین

رہا تھا ” یہ غلیم ہے ہر اس غلیم ہے ۔۔۔ ہم بے تصور میں ۔۔۔ تم کچھ نہیں

جانتے ! ” یہی نیاں اسے ساتھ لئے نکل چلا گیا !

دوسرے لوگ عمران کے گرد اکٹھے ہو گئے : ” اس سے سفد کی گرفتاری

کی وجہ پوچھ رہے تھے ! عمران نے بھیہ کر کہا : ” انہیں شہ سے کہیں بیانی بن گئے ہیں

والے جراثیم سے متعلق ہے ۔۔۔ یہ جھوٹ ہے ۔۔۔ بتان سے ”

” کچھ لوگ پولیس والوں کو بُرا بھلا کہنے لگے ۔۔۔

” میں تو جانتا تھا کہ یہ بکے سے گا اسسٹنٹ منیجر بول

” آپ جانتے تھے نا ۔۔۔ عمران ہاتھ لگا کر چلایا ” میں جی نہ جانتا تو نہ کر ”

نہیں کر سکتے !

”آپ تعزیراً باہر جا سکتے ہیں۔ دوسری طرف سے آواز آئی ”نیکین آپ کا متعلق قیام ہیں یہ ہے گا۔“

”اے وہ ! تو کیا میں زندگی بھر یہیں پڑا رہوں گا۔“

”نہیں ! صرف اس کیس کے اختتام تک۔ پھر میں یہی جانتی ہے !

”کچھ دیر بعد عمران ہوئی کہ آپ آئندے سے باہر فرمائیے اس نے ایک ٹیسی بی اوزار لکھ کر طرف روانہ ہو گیا۔“

”اے ٹیکس کال کرنی تھی جو بیک ریو کے لئے تھی۔ تنہا ڈیوٹ لیتے تھے۔ اے کال کے لئے منتظر رہنا پڑا !“

”خدا کرے کہ لائن ملے ! دوسری طرف سے جیکسٹر بھی بول رہا تھا۔ عمران نے کوڈ اور ڈائری سے مختصر اسب کو بتا دیا اور ہدایت کی وہ

کیپٹن خاد اور ریفرنسٹ چوہان کو سردار لکڑو کے لئے آج ہی روانہ کر دے اس کان کے بعد آئے اس آدمی کی فکر ہوئی جو گیند کے حادثے میں زخمی ہو کر دم توڑ گیا۔“

”ادوار بھی سرکاری ہسپتال میں ہی تھا۔ مگر وہ ہاتھ خود اس کے متعلق تعقیب نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کی دانست میں مجرم جہت چلا کر تھے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ ان کی نظروں میں آجاتے ہیں اور جی جی کران کے آپ

یک کے شبہات رفع کرنے کے لئے اس نے پھیل رت صفدر کو فراست میں دے دیا تھا۔“

”وہ جی جی پسند نہیں کرتا تھا کہ نیاں یا اس کے ٹھکے کے ذریعہ تعقیب کرانے ویسے اس میں کوئی دشواری پیش نہ آئی تھیں۔ جی جی مزدوری نہیں تھا کہ اس کے صوبہ نشانی ہوتا۔“

”وہ پھر ہوٹل میں داس آگیا۔ اب اس کے چہرے پر نفرت نے دلی حاکمیت

میں اور اسی کا بھی اعتبار ہو گیا تھا۔

بعض لوگ اسے بددعا دے رہے تھے دیکھ رہے تھے اس کے چہرے پر ایسی اور داس کی ہدایاں پھانی رہیں۔ پھر شام ہو گئی اور ہوٹل کا پرستہ بار دق ٹوٹنے لگا۔

”بقیہ ٹیکس کال کی ایک بھی میزانی نہیں تھی کیونکہ آج میاں کا یہ کایڈ لگا تھا۔ عمران کو ان غویات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ لیکن اسے تو یہ حال ڈراماٹک دل

ہو رہا تھا۔ نیکین آج وہ اپنی میز پر تھما تھا۔

”ہوٹل کی کسی چشمہ در دیکھا اس کی حاکمیت میز اور اس پر منظم نظر آنے لگی تھیں۔ نہ جانے کیوں ان میں سے کسی نے جی قریب آکر ہمدردی نہیں دیا ہر کتھی۔“

”آج نیلے سٹاک دانی میں تھی۔ اس کے دونوں ساتھی موجود نہیں تھے۔ عمران نے

ان کے نام معلوم کر لئے تھے۔ ایک نام واضح تھا اور دوسرے کا گروہ۔ دونوں دینی

بیانی تھے۔ ٹیکس کی سب قریب نہیں معلوم ہو سکی تھی لیکن وہ غیر ملکی تھی اور اس

کا نام بڑی تھا۔ آج یہ لوگ ناخوشی کے ایک ٹیکس میں تھے۔

”جب لڑائی کے محسوس کیا کہ وہ جی آئے ترم تمیز نظروں سے دیکھ رہی ہے تو اس نے

اپنے چہرے پر دیر زیادہ سوگھاری کر لیا اور اس طرف بار بار آنکھوں پر ہاتھ پیرنے

بیٹھے۔ اسو جی پوچھ رہا ہوا اس پر پور جی ہوا ہر کہ کہیں کوئی دیکھ نہ۔ ایک بیک وہ لاکھ پتی میز سے اٹھی اور بیٹھی، اس کے پاس چلی گئی۔

اور کی نے کہا ۔

”اب ۱۲ الی ۱۵ برس کی عمر میں“

”کیا تم کسی سے ضمانت نہیں دلوا سکتے!“

”میں یہاں کسی کو نہیں جانتا۔“

”پھر تیار ہو کر تمہارے لئے کیا کروں۔ تم مجھے نغفے سے بھی معلوم ہوتے ہو۔“

عزات پہلے تو بوسہ تارک پیر بازوؤں میں منہ چھپاتا رہ سکیاں بیٹھے لگا۔

۵ ادب و شائے یہاں کا ماحول تمہیں تکلیف دہ معلوم ہو رہا ہے علیو باہر چلیں !

رنگ کی جلد ہی سے بولی۔

”نہیں! میں کاہرے دیکھوں گا“۔ وہ ان مسکریں لیتا ہوا بولا مارا کہ

منشی آگنیکین میرا اس نے جلد ہی سے اپنے سرٹ بجھتی ہے۔

تہیں شرم نہیں آتی اس طرح روتے ہوئے اس نے کہا۔

”آئی تو ہے۔ مگر میں کیا کروں یہ اجنبی!“ وہ ان اسی طرح منہ چھپاتے رہتا

ہوا بولا: "اب وہ مجھے کیسے ملے گا! میں کیا کروں؟"

”اس قسم کی ذہنیت تو تیس صبر ہی کرنے پر مجبور کر دے گی۔ لہٰذا نے قدر سے

جینٹیل ہٹ کے ساتھ کیا۔

ماتم ہی کوئی تدبیر نہ ہو۔ اگر میں اُسے ساتھ لے بغیر واپس گیا تو تم ہی مجھے گھر

سے نکال دیں گی!

”مگر وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئی تھیں؟“

• میرزا قاسم اثرات میں بہت معلوم ہوں •

”مگر وہ لوگ تمہیں جیسا کہ کیوں نہیں سمجھتے؟“

بنادیتا: "میرا نے غصیلے لہجے میں کہا! اب وہ تن کر بیٹھ گیا تھا۔ مگر آنکھوں میں صرف

تعمی یا اکل ایسی ہی جیسے بہت دیر تک روتا رہا ہو۔

• کیا یہ سچ ہے کہ دینی فتوے میں مبتلا ہو! یہاں ہوٹل میں بھی مشہور ہے۔“

دعوتِ عمرن کو لڑاکے کے دونوں ساتھی دکھائی دیئے : اس نے بظاہر ان پر ایک

ہستی ہرگز نظر نہ آتی؛ لیکن یہ حقیقت اس سے پوشیدہ نہیں رہی تھی کہ وہ دونوں

ہذا کی کو فیصلی لغزوں سے گھور رہے تھے۔

لوہی انہیں دیکھتے ہی اٹھ گئی لیکن وہ اس کی میز پر نہیں رُک سکے شاید وہ اوپر

منزل پر اپنے ٹمروں میں جا رہے تھے۔ راکہ میں زینور کی طرف بڑھ گئی تھی! کمرن جہاں

تھا وہیں میں نے دم بڑھ کر کچھ دیر بعد اسے اٹھنا ہی ٹھیک نہ کر دیا وہ ان لوگوں پر نظر نہ سنا چکا تھا۔

پچھلے میں تر اس نے باس تبہ مل گیا اور چاند کی وہ ناک کالی جبر ہے

بچہ کھنی پوچھیں گی کہ جو دھیس یہ اس کا بی بی میڈ کیا۔ آپ تھا جو اکثر اہل چٹے ہی مہربا

تھاناک کا حوالہ ناک پرٹ ہو جا تا تھا اور سوچیں، پہری ہونٹ پرٹ ہو جاتی تھیں۔

اس کے فی الحال، سے کرٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

مسئلہ نکل گیا اس لئے اسے مزاحیہ طور پر کہہ دیا، تھا اس کا یہ بھی ضروری نہیں تھا

کہ اس کا تلبہ درست نہی تھا! یعنی وہ مینوں حقیقتاً اس جرم میں غوث نہی ہے۔۔۔

ایسے اصرار اور کردار کو اس نے بااستبہائیت لیں کی طرف دیکھتے دیکھا تھا اور اسے

• طہر لکھ کر اس بے جو طہرہ قائم کیا جا اس میں اس جہاں لومنی ہی کہ وہ کوئی طہریہ

میں نے اس پرچہ دستِ صبر کر لیا۔ وہ کمرے سے نکل کر بی بی تاب (ابھی) ہی

نہال میں بھاڑھی کستور می، نال میں اسفلو لں گی ۔

و مختلف اہل میں پروانہ شروع ہو چکا تھا! اہل لیڈر کسی کل لڑدی تھی اور صرف

ایک بچہ درسن تھا۔ میں نے اسے دیکھا اور اسے اس کی دوسری ایئر

حق کہ اس کے گھر سے الگ کر دیا گیا تھا! عمران دباؤ کے زیرِ
 چڑھا چکا تھا۔

اب وہ نہیں بڑبڑاتا تھا جس کے گھر کو لاشوں کی آواز اور گھر والوں کی آواز
 اب عمران کے چہرے پر مصنوعی رنگ اور گھٹی ہوئی آنکھوں کا اضافہ ہو چکا تھا۔ وہ باہمی
 شرمیلیوں کے غماز میں مبتلا۔۔۔ جیسے زندہ دھڑکی۔ دھڑکی پر ہر آنے والے دوسرے
 نظر آئے۔ عمران شیب خانوں کی طرف ہر وقت پھرتا۔ وہ لوگ تو سب ہی گھر سے گھر کو
 چھوٹے تھے۔ شاید کوئی مددگار نہ تھا! عمران نے شیب خانے میں داخل ہو کر دو روز
 کر لیا۔

اُن ہی سے آپ آدمی کہہ رہا تھا۔ "خفوی ہے جس کے متعلق تعین نہ ہو چکا ہے
 کہتے ہیں۔ اگر آپ کیس جادو سے بدوڑا ہے تو میں نہیں جانتا۔ یہاں کے لباس میں کسی قسم کا
 بدلہ دیکھا ہی نہیں ہو گیا ہے۔ تم اس وجہ میں مبتلا ہو جاؤ گے کہ سارے رات گھر میں
 لباس کے اسی عجیب کو دیکھ رہے ہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہوئی کوئی نہا۔ یہ
 طرف دھیان تک نہیں دیتا۔ مگر خداوند خود بخود۔۔۔ جتے ہو۔ یہی طرہ
 حادثہ میں بھی ہمیں دم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ہمیں سب سے کی طرف سے دیکھتے ہیں۔
 "اُٹ۔۔۔ نو۔۔۔ دو۔۔۔ دو۔۔۔" اُن ہی تقریر۔ آخر تم لگایا پاتے ہو۔

"یہی کہ جوت زیادہ اہم تھا کہ میرے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ تم سے مانتا ہوں
 فطیلتان سرزد ہوئی گی؟

"یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آتی۔ بڑی کی آواز آئی۔
 "تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ غصیلے لہجے میں جواب ملا۔ "تم کو سے زیادہ
 ہو۔ آخر کیا ایسے آدمی کے ساتھ بیٹھا کہاں کی عقل مند کی قسم خیر جانتے ہو۔ یہ
 فی الحال کی بحث میں نہیں چڑھنا چاہتا۔ بس تم دونوں رو نہ سو جاؤ۔ ہمیں دیکھنے

کھانہ وہاں پہنچا ہے۔

کچھ دیر تک خاموش رہی پھر عمران نے قدموں کی آواز میں جوت کی آواز کی دور ہوئی جا
 رہی تھیں۔ وہ بھی بڑبڑکتا تھا۔ اُس نے انہیں نہ ہوں کی جانب مڑنے دیکھا۔

کچھ دیر بعد وہ سونے کی کھانا دینے تھا۔ گردہ پر اور بڑی ہاتھ سے شاید انہیں دلائی
 ہی کی طرف سے کہیں جانے کی ہدایت کی تھی۔ وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔ عمران نے بھی حرکت
 ہی میں دوسری ٹیکسی سمجھائی تھی۔ ٹیکسی میں کی ٹیکسی، اس وقت تک حرکت میں نہیں آئی جب
 تک کہ ٹیکسی نے کچھ فاصلہ نہیں طے کر لیا۔

تعبایت بیٹھے سے جو۔ اقلہ عمران کی ٹیکسی ڈاکٹر بھیجا تھا شاید وہ اس کی کا تعین
 کر رہا تھا۔ اس لیے اس نے توجہ نکال کر ایسی جگہ دوڑی کہ انہیں پھر دوڑی اور عمران کچھ
 دیر بعد آگ کر پڑا۔ وہ میری بلے دغا ہو رہی ہے۔

"اے۔۔۔ اُٹ۔۔۔ اُٹ۔۔۔ ٹیکسی ڈاکٹر۔۔۔ ہو کہہ کر بولا۔ پھر آپ کیا کریں گے۔

"جہاں وہ جانے کی وہاں میں بھی ہاؤس گا۔

"صاحب کافی کڑواؤ نہیں ہوئی کہ میں خواہ مخواہ دھریا جاؤں؟

"اُٹ۔۔۔ اے۔۔۔ خیر صبر رکھو۔ وہ اپنے خالوں کے ساتھ جا رہی ہے۔

"پھر آپ نے بدلے دیا کیوں کہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ تم نے غصہ سنا ہوا گا! میں دراصل اسے اس وقت خیر کرنا چاہتا ہوں

ابھی ابھی باہر سے آیا ہوں! اس سے واقعات نہیں ہوئی۔ اُٹ۔۔۔ بڑا اطف ہے گا۔

"مگر کیا تمہارا یہ اب بھی غیر ملکی تھا۔

"میں آپ سے معافی چاہتا ہوں جواب ملا۔ "ڈاکٹر نے قہقہہ دیا دیر بعد کہا۔

"تو تو کسی دوسری ٹیکسی کا تعین نہیں کر سکتے! ان پولیس کے لئے ہم بیکور ہیں۔

"پھر تو کیا میں آکر جاؤں؟

”آپ خود سوچئے جناب...!“

”پر وہ مستکہ دین اس کی بھی کچھ نیلہ ہوں بہہ دیکھی میرے آگے سے
بہتی کر سہیں نہیں۔ تاکہ تمیں کیسے سمجھاؤں۔“
دنھاس نے دیکھی کہ ایک عمارت کی کپڑاؤں میں مڑتے دیکھا۔ یہ سردار گڑھ کا
ایک مشہور ٹائٹ کلب کرینٹ تھا۔

”اچھا جانی لے اتار دے۔“ عمران نے کہا۔ کان پکڑنے... آخہ بیوی
تو کیا پی کے اب کا بھی تعاقب نہیں کریں گے۔“
ڈراما ہوسے تبھی شرف کے کنا سے لگا دی۔

عمران نے نیچے اتار کر کہا: ”اے اے اور دیکھو آؤ ہوا کرینٹ کی طرف چلنے لگا۔
کرینٹ ایک شاندار ٹائٹ کلب تھا۔ دور دور تک اس کی شہرت تھی۔ بیرون
خصوصیت سے وہی حیثیت یا حوس سے بھرا رہتا تھا۔ عمران ڈال میں داخل ہوا...
تھکڑا جاز بجا۔ اٹھا اور دو دو حیاں گے کہ روشنی سارے ہال میں بکھری ہوئی تھی۔
اس نے گرد و بار لڑی کر جھڑپی دیکھ لیا۔ بیڑ پر ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں
تھا۔ اس پاس کی کئی میز پر بھی خالی تھیں۔

عمران نے ایک میز منتخب کی اور ان کی طرف پشت کر کے بیٹھ لیا۔

وہ دونوں خاموش ہی تھے۔ لڑی کچھ دیر بعد دیر کدک دہکی اور پورٹ
عصب کیسں پھر وشر کے ہمارے کے بعد گرد و بار سے ہوئی۔

”داخلی شاپ اس بات پر خفا ہو گیا ہے کہ اس اجن کے پاس مٹی ہوئی تھی۔“
”میرا بھی خیال ہے کہ لڑی لکھی کی تھی!“

”کیوں؟ ایک نہیں دوسرے آدمیوں کو میں تنہا سے گھٹکھڑکتے دیکھا ہے پھر
جنس کر کہا!“ ”درتھر جانتے ہی ہو کہ میں نے آج تک کسی مرد پر رحم نہیں کیا۔“

”تم اتنی اکڑنے نہیں لگی ہو۔“ ”مگر وہ بڑا۔“

”اس لئے کہ میں تمہیں جس کی عقل ہوں۔“

”اس کے بارہوی تیس اعقوں پر مگر آتا ہے۔“ ”میں اسے حق نہیں سمجھتا
وہ یقیناً عہد پر کوئی۔“ ”کیلی مزج۔“ ”میں زیادہ ہے اور دیکھوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے
کے لئے حکمت پر مکتب کرتا ہے۔“

”میں تم سے متعلق نہیں ہوں۔“

”کوئی دلیل۔“

”ختم کر دو! میں سب میں نہیں چڑھا پاتا ہوں! ہو سکتا ہے کہ میں اسے پتہ نہ لگے ہو۔“

”آہ۔ تم...“ ”وہ طنز۔“ ”ادان میں ہنسنا کیا اب پھر میں جو تک لکھے گی؟“

”خاموش رہو۔“ ”لڑی کا پھر عہد تھا۔“

”جھگڑا کر دو گی۔ کیوں؟“

”لڑی سے کوئی جواب نہ دیا! اتنے میں وشر شراب کی ٹرسے لایا۔“

”چلو۔ اٹھاؤ۔“ ”لڑی ہوئی۔“ ”آپ اس وقت میں الجھن پیدا کرنے والی تیں

منا پسند نہ کر دو گی۔“

عمران نے اپنے سے کافی شکایت تھی۔

چہرہ لڑی اور گرد پر پیتے اور اوٹ چٹا جگہ اتر کر رہے۔

عمران سوچ رہا تھا کہ آخر وہ دونوں میں کیوں جھگڑ گئے ہیں۔ دلیہ ان کی گفتگو
سے تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس نے ان کے متعلق کوئی نظریہ نہ تم کہنے میں غلطی
نہیں کی۔

”میرے لڑی ہیں!“ ”دنھاس نے گرد و بر ہیراتی ہوئی آواز میں بولا۔“ ”آج تو تم پالت

ہی چل جا رہی ہو! نہیں اب نہیں۔“ ”لاہر تو کر رہا ہے۔“

کام کی خبر تک نہیں نہ ہوتی چاہیے۔ وہ تو مجھے کہہ رہے تھے کہ اسے لے لے گا۔
 "ہاں، اگر وہ یہ کہ آواز میں ہلکی سی غراہٹ بھی شنی تھی۔"

اس دوسان میں عمران نے کسی بدل لی تھی وہ نہیں بھولی دیکھ سکتا تھا۔ اس
 نے گھر پر کی "تکھوں میں بے اعتباری چھٹی دلیا، معلوم ہوا کہ جیسے اُسے لڑی
 کے بیان پر یقین نہ آیا ہو۔

دعاغورہ پیر ہر دونوں اٹھ کر کھاتا ہوا غرایا "کیوں؟" کیا کیوں ہے
 "یہاں کیوں؟" لڑی کی جنونی سکھائیں۔

"میں اس۔۔۔ سیاہی کی طرف سے غفلت میں رہتا ہوں اس لیے مجھے شبہ ہے کہ وہ بھی
 مجھے شیشے کی نظر سے دیکھتا ہے!"

قریب سے دعاغورہ میں اس کا ذکر ہوا "لڑی نے غیسٹے پیر میں کہا۔
 کیونکہ میں اسے چاہتی ہوں۔" وہ میرا پیر دے!"

"وہ تو ہمارا پیر دے گا کہہ گا۔" ہر لحاظ سے "لیکن تم شاید اس کے پیچھے نام
 سے ہی واقف نہ ہو، اس کی شکل بھی نہ دیکھی ہو۔"

"یہی تو سب سے بڑی کشش ہے اس میں۔"

"جنم میں جھجکا ہے؟" گرو پیر پر گھونٹا، "کرنا یا؟ اس دت کی بات کرو
 تم مجھے بیان کیوں لاتی ہو!"

"میں دلی ہوں۔۔۔ یادداشتیں نے جیسا ہے؟"

"کیا وہ کام میرے سونے میں لایا گیا تھا وہی معیت ہے یا۔۔۔ پھر؟"
 "میں کچھ بھی نہیں جانتی البتہ میں جو کام کرتا ہوں اس کے لئے تقریباً ایک
 گھنٹے تک منتظر رہ کر، چڑے گا، اگر میری دانست میں یہ جی مزدوری نہیں ہے
 کہ کام ہر جی جانتے ہو کہ وہ نہ لایا تو کیا ہم ہر ہوا کی محبت نہ جانتے گے؟"

"کچھ بھی ہو،" وہ آگے بڑھے بھولتا ہوا برلا "تو تم نے مجھ پر غلط کیا ہے۔ اتنی
 پلاوی۔۔۔ میرا دماغ کا قلم نہیں ہے!"

"ارے۔۔۔ تم کہہ کر کہتے ہو! میں سب کچھ ٹھیک کر لوں گی۔"

گروہ پر کسی کشت سے شک گیا اور انہیں بند کر لیں لڑی اسے ایسی نظروں
 سے دیکھتی رہی جیسے کارٹن بٹن طرز پر ہوا ہے۔

پھر عمران نے گروہ پر کوئیز پر سترہیتے ہوئے دیکھا۔ وہ مبرا کی ہوتی "وازیں
 آہستہ آہستہ کچھ بڑھتا ہوا چلا جا رہا تھا۔"

نورانی سی دریں دو خاموش ہو گیا: عمران نے لڑی کے ہاتھوں پر عجیب سی
 مسکراہٹ دیکھی جیسے وہ کوئی محسوس معنی۔ پس اسکا۔

"گروہ کی۔۔۔ گروہ کی۔۔۔ لڑی نے گروہ پر کاشا نہ جاکر، واڑی لیکن کوئی جواب
 نہ دیا، لڑی اس کاشا نہ چھڑا کر ہی رہی، وہ طرف دیکھنے لگی۔"

پھر عمران نے دیکھا کہ تین محنت گوشتوں سے تین، دلی اٹھ کر لڑی کی میز کی طرف
 بڑھ رہے ہیں یہ تینوں وسیع قطع سے مہذب اور تعمیر یافتہ معلوم ہوتے تھے!
 ان کے لباس بھی معمولی نہ تھے۔

لان ان سے آہستہ آہستہ کچھ کہتی رہی پھر ان میں سے دو آدمیوں نے گروہ
 کی بغلوں میں بدلتے کے کاسے، دعاغورہ لیکن وہ اپنی قوت سے کھڑا نہیں ہو سکتا
 تھا، اس کی آنکھیں اب بھی بند تھیں اور وہ گہری سانسیں لے رہا تھا۔

لڑی جی اٹھ گئی کچھ دیر بعد وہ تیسرے آدمی کے ساتھ آگے چل رہی تھی!
 اور وہ دونوں گروہ پر کوئیز پر سترہیتے چلانے کی کوشش کر رہے تھے۔ بدلت تمام
 وہ آگے کیا دنگ میں لے جاسکے۔

وہاں سے لڑی تو تنہا ایک طرف چلی دی اور گروہ پر انہوں کے ساتھ گیا: عمران

نے فیصلہ کیا کہ وہ انہیں تین روز کا حاق کرے گا۔

اب وہ گرد و کو ایک جانب گھٹینے لگے! وہ ان کی نیکیاں جی موجود تھیں۔ لیکن وہ اسے پیدل ہی گھٹینے ہے! اس نے عمران نے اٹاڑہ کر لیا کہ وہ زیادہ دور نہیں ہو سینگے۔
فاتح کلب کرینٹ کے اس پاس آبادی نہیں تھی، البتہ پھاڑوں کے سلسلے دور تک پھیلے ہوئے تھے اور ایسا سناٹا ان پر مسلط تھا جیسے مدینہ سے ان کی کسی قوم کی آواز ہی نہ سنائی گئی ہو۔

کلب سے کچھ دور پہنچے کہ بعدہ ایک طرف ٹیپ میں اتارنے لگے۔ عمران پر تلوں کی آڑ لیتا ہوا بعد ان کا اتفاق کھڑا ہوا۔

ایک جگہ اس نے انہیں رکتے دیکھے! اگر وہ ان کی گرفت میں کھڑا محبوبہ راقا اور اس کے حق سے بلے بگڑ کر کہ آوازیں نکلی رہی تھیں! مطلع صحت تھا اس نے تمدن کی چھاؤں میں ان کے تہذیب کے ساتھ تو ڈانڈ دیکھتے ہی جاسکتے تھے! دفعاً کسی نے کہا: "بس اب اگر کوئی بیکڑا نہ آوے!"

لیکن پھر ان میں اتاری چلی گئی کیونکہ محبوبہ راقا ایک بیکڑا کی گرائے ہوئی کرکسی جھوکے بیڑی کے طرف ان پر ٹوٹ پڑا تھا۔

"کتنے کے پڑے! محمود بڑا راد تھا! تم لوگ مجھے دھوکا میں دے سکتے تھے! میں پہلے ہی سے جانتا تھا کہ آج کی رات مجھ پر سخت ہے۔"

عمران نے سوچا کہ اس اتنی سخت نہ ہو جائے کہ اندیشہ ہے میں اس کی آنتیں ہی پیٹ سے باہر آجاتی ہوں! نہ کہ وہ اسے یہاں دیکھ کر کہنے کے لئے لائے تھے! ان کے پاس چھ لٹریں طور پر بوجھا گئے سوچ کر اس نے اوپر ہی سے ایک لگائی "رے یہ کیا ہو رہا ہے... کون ہے... عزیز محمد! بغیر سوچی... ماما... دوڑ دو... دوڑ دو... دیکھو کون لوگ ہیں!"

دانے دانے ایک ایک دستہ ہو گئے اور پھر تین ماہ سے توفیق میں دوڑتے پھرتے ہوئے ایک بچہ بچاؤ! "چچا ہوا! پر کی طرف دوڑا اور عمران جی تیزی سے ایک جانب منکھڑ ہو گیا! اور پھر جیسے ہی گرد و پھاڑ پھاڑا اسے آہستہ سے کہا: "شکریہ اور کو!"

"تم کون مر دوست ہو! گرد و ہر لمحے میں اشتیاق تھا!"
"ایک بہت بڑا آدمی! عمران نے جواب دیا۔
"قریب آؤ!"

"تم اپنی حفاظت کرو! مجھے قریب بلانے سے کوئی فائدہ نہیں!"
"میرے صورت میں تمہیں جواہرات بڑے ہونے نہیں نظر آئیں گے! عمران نے جواب دیا! مگر تھرو! میں تمہیں بیان نہیں کر سکتا! مجھے بتاؤ کہ اب تم کہاں جاؤ گے! ظاہر ہے کہ رات میں اور سیڑی تھیں! رات دیکھنا پسند نہیں کریں گے!"

"اوپر۔ تو تم بہت کچھ جانتے ہو!"
"ہو سکتا ہے کہ تمہارا خیال درست ہو!"
تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر گرد و بڑے کہا: "میں لال بانگ کے ساتویں بچے میں تھیں لیکن گویا!"

"ابھی بات ہے۔! اب جاؤ!"
کچھ دیر تک پھر خاموشی رہی! لیکن اس بار گرد و بڑے اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا! اس کی سبائے عمران نے اس کے قدموں کی چاک پٹی جو بند ہو چکی دور ہوتی جا رہی تھی!

کہا کہ وہ بہت بُرے لہجے میں کیا تھا جس پر لڑی نے فوہ سے بڑا جھگڑا کہتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اس کا نہ کرو بُرے لہجے میں نہ کرے کیونکہ وہ اس کا بیرو تھا اور وہ اسے بہت پسند کرتی تھی پھر جب گویا کہنے لگا تھا کہ شاید اس نے کبھی اس کی شکل میں نہ دیکھی ہو وہ یہ جانتی ہو کہ وہ حقیقتاً کوں ہے تو اس پر لڑی خاموش رہی جو کبھی تھی یہ وہ سبیا اکن تھا جو لڑی کا سیدہ ہونے کے باوجود وہی اس کے لئے ایک نامعلوم آدمی تھا ایک روز کہ وہ بڑا تھا یہ۔ عمران ٹری وریک سوچتا ہوا اگر وہ سیدہ نہ ہوتی تو اسے ہی تیس کیا ہوتا تھا کہ وہ کن ہو رہی سبیا۔ ان کا سفر تھی تھی تھا اور چونکہ وہ وہ اس کے متعلق کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا اس لئے اسے ختم کر دینے کا سبب نہ بنائی گئی تھی۔

سبکیا گویا بہت سی قوت رکھتا تھا کہ اس روز سبیا سے ملکر جاتا باب عمران اس سے ملے پر غور کرنے لگا لڑی اور اس کے ساتھ گویا کہ اس کا سینٹ کلب سے اچھی رشتہ میں نہیں ہے کہتے تھے یعنی اُسے اتنی تیز لڑائی ہو گیا تھا کہ وہ اپنے سیران سے چل بھی نہیں سکتا تھا۔ لیکن پھر وہ سنا پندرہ منٹ بعد ایک بیک اس کے پاس میں تھا جاکر اس کا مطلب تو یہی تھا کہ اسے اس کو دیکھ کر اس کا مطلب پہلے ہی سے ختم اور اس نے اتنی زیادہ ہرگز نہیں پل تھی کہ خود کو قتل کر دے۔

عمران کا فکریں سرد رہی اور لڑی کی طرف بیک گیا۔ کیا وہ سن اس گرو کا کوئی راجہ آدمی ہے۔ اس کی کیا حیثیت ہے۔ وہ دیکھ کر اس کے متعلق سوچتا۔ وہ پھر اٹھ گیا گھڑی پونچ بج رہی تھی اسے چوتھے بیٹے گریں میں تھا اور اسے چھان سے دیکھا تھا وہ ہوش سے نکلا اور کیلے گریں کے لئے ایک جیس کی۔ لیکن وہ اس وقت تک آپ میں نہیں تھا۔

دوسری صبح عمران نے ہوش میں داخل اور لڑی کو بیک کیا اور وہ میں تھے۔ اُن کے چہرہ پر اسے شیش کے آثار نہیں دکھائی دیتے تھے گویا انہیں اس کی پر اسی نہیں تھی کہ ان کے شکار پر کیا گئی۔

گویا ہوش میں نہیں نظر آیا عمران نے پھل پاتہ ہی کو، عیاں کرنا تھا کہ وہ نے اپنی حالت سے متعلق غلط بیانی نہیں کی تھی وہ لڑی کے ساتھ بیٹھے میں نظر آیا تھا مگر وہ ان سے ملا نہیں تھا، بیک اس کی لاطمی میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ اس بیٹھے میں ہو رہے یا نہیں۔

کیپٹن خاور اور سینٹ چران اس دن راز کو دیکھ گئے وہ انہوں نے ملان کو نوں پر اپنا آمد کی اطلاع دی اور وہ مختلف باتوں میں متہ سے تھے! نیا بیک زید کے حیثیت، بیک اس نہیں اس کی تہ کی ہایت دی تھی۔

عمران کے کیپٹن خاور کو گویا ہوش میں تھا پر پناؤ کرنا اور سینٹ چران کو ہایت دی کہ وہ اس کی اور لڑی پر نظر رکھے۔ مگر اس کی کا۔ مابقی خاور پنا میں ایک پلگ بریج کی حیثیت سے زیرِ عمل تھا۔ عمران کے متعلق ہی معاملات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اور پھر اچھی نو متری باتیں سمجھ کر تھی؛ مثلاً وہ لوگ جو گیندوں کے شکار ہوتے تھے کون تھے بس طبقے سے متعلق کہتے تھے ان کی شناخت بھی ہوسکتی تھی یا نہیں!

اس کے علاوہ لڑی، سن اور گویا کے معاملات بھی کچھ کرنا چاہتے تھے۔ پچھلی رات اس نے لڑی اور گویا کی گفتگو سنی تھی۔ گویا نے کہا کہ وہ سبیا کا

”تیسریں یقین سے کہہ دوں اس سینے کا کوئی آدمی نہیں ہے جو میں نے تیسریں تہا تھا۔“
 ”وہاں اس بگے میں اس جیسے کا کوئی آدمی نہیں رہتا! پڑوسیوں سے میں اس
 کالعدمی کر چکا ہوں۔“

”یہ پی سندرہم کیا آدمی ہے؟“

”خوشحال خلاق جس کچھ اور دوسروں کے کام آئے والا۔“

”سبحان اللہ۔“ ”عمران پید خوش نظر آئے گا۔۔۔ انماز باکل ایسا ہی تھا
 جیسے پی سندرم خاد کا کوئی رشتہ دار۔ اور ابو اور عمران نے خاد کا دل رکھنے لیجئے
 اس کی خریف سن کر خوشی ظاہر کی ہو۔“

”پراس نے چوہاں کی طرف دیکھ کر پوچھا: تم کیا خبر لائے ہو؟“

”لڑی ایک خوبصورت لڑکی ہے عمران صاحب! چوہاں نے کہا۔“

”تیسریں پسند تو نہیں آئی؟“ عمران نے گھبرا کر پوچھا۔

”بہت زیادہ عمران صاحب!“

”بیڈیک“ عمران بسور کر بولا۔ اب مجھے تمہاری سچی نگرانی کرانی پڑے گی۔“

”کیوں؟“

”وہ والٹو اور گروبر کو جی پسند ہے۔“

”میں نہیں سمجھا۔“

”پڑ نہیں کیوں مجھے ان لوگوں پر بید غصہ آتا ہے جو اُسے پسند کرتے ہیں!۔“

”میں غم تو لوگوں کو اس لئے جوایا ہے کہ یہ معلوم کر و کہ وہ دونوں اُسے کیوں پسند
 کرتے ہیں؟“

”اگر یہ حقیقت ہے تو ایجن ٹو پر غصہ: مجھے کو دل چاہتا ہے کہ چوہاں بولا۔“

”غور فرمیں۔“ ”عمران سر ہلکا کر بولا۔“ ”میں اُس کے لئے کام کرنا ہوں! اس

”کینے کینے پہنچ کر اُسے تقریباً بیس منٹ تک ان دونوں کا انتظار کرنا پڑا اس
 دوران میں عمران پر تادار! تھا کہ میں اس کا تعاقب تو نہیں کیا گیا! کیسی اسے
 اس قسم کے آثار نظر نہیں آتے۔“

خاد اور چوہاں بدخ یا پھر منٹ کے وقفے سے کہنے میں داخل ہوتے تھے!

”کہتے عمران صاحب کی چکر ہے!۔“ یٹھینٹ چوہاں نے جس کر پوچھا۔

”ارے یار کیا بتاؤ۔۔۔ شرم آتی ہے! عمران نے شریفانہ زبانی کہا میں نے

در اصل اپنے ایک بلی کام کے مسئلے میں ایک سو سے درخواست کی تھی کہ مجھے کیٹین خاد۔

یٹھینٹ چوہاں چند دنوں کے لئے محلہ کے مائیں۔“

”بلی کام کے لئے دو لوگ استدال کے چارہ میں! چوہاں نے معنی خیز نظروں

سے خاد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔“

”دل کے اقسوں مجرہ ہوں! عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔“

”کیا مطلب! خاد نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔“

”پہلے تم مجھے گروہک متعلق بتاؤ!۔“

”لال بدخ کے ساتوں بنگلے میں صرف ایک آدمی رہتا ہے لیکن اس کا وہ حلیہ

نہیں ہے جو آپ نے بتایا تھا! اور اب اس کا نام جی گروہر نہیں ہے! پناہک پر

جو نام لگتی ہے اس پر پی سندرم ڈیڈیکٹ تحریر ہے۔“

”حلیہ کیسے پیارے۔۔۔ بکچان صاحب!“

”گوں چہرہ۔۔۔ ٹنگی مرنجیں۔۔۔ اور پشانی پر چرٹ کا سیاہ سا داغ۔“

”ابو! عمران بیس! اس لئے کہ اپنا سر کھجی لے لگا۔“

”میں گروہر کا نہیں تھا! اور عمران نے اس جھکے کے پناہک پر کسی کئے! کئی

بلی نہیں دیکھی تھی! عمران نے سوچا کیا وہ وہاں سے کھسک گیا۔“

لے آئے بھی میرے کام آنا چاہیے... میں آج کل بہت پریشان ہوں! ابھی تو مجھے اس کا بھی پتہ لگانا ہے کہ خود میں اسے کیوں اتنا پسند کرتا ہوں؟
چوہان قسوری دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر سوسا کر بولا: "بہت گریہ ہو استاد
اصل مسئلہ کی بجائے دیکھ دو گئے۔ خیر ان لوگوں نے دانگ سے اس کا تعاقب شروع
کیا تھا۔ وہ تباہی و آتش اس کے ساتھ نہیں تھا وہ سب پتلے سول ہسپتال کی تھی
عمران کو وہ پاگل مریض یاد آگیا جو گینگندہ ہی کے سلسلہ میں دھکی ہو کر سول ہسپتال
میں زیر علاج تھا۔ وہ قسوری دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔
"سول ہسپتال سے وہ کہاں گئی تھی؟

"میں بتانے جا رہا تھا، وہ حقیقتاً ایک مجھ میں نہ آنے والی لڑکی ہے۔ میں
سدا ہی سمجھتا تھا کہ وہ اسی ہسپتال میں نرس کے فرائض انجام دیتی ہوگی
"کیا۔" عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سب سے پہلے وہ مہتال کی عمارت میں گئی تھی اور پھر وہاں سے ہسپتال
کے ایک رومسٹری کوڑمیں گئی، اور جب وہاں سے دوبارہ برآمد ہوئی تو اس کے
جسم پر سول جیسا لباس تھا۔

"وہ پھر ہسپتال کی عمارت میں چلی آئی۔ پھر میں نے اسے جیل وارڈ کے مریضوں کی
بزرگ کرتے ہوئے دیکھا جہاں میں کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ وہ شہریت نامہ رکھتی ہے
اس کے لئے اسے خواہ نہیں مٹی، چونکہ کسی ٹاکٹر اس پر بڑی عزت رکھتے ہوئے
ہیں لہذا اس کے اس شوق کی تکمیل پر آسانی ہو رہی ہے اور وہ روزانہ تقریباً دو
گھنٹے کوئی معاوضہ لئے بغیر وہاں نرس کے فرائض انجام دیتی ہے؟

"دو گھنٹے بعد وہ کہاں گئی تھی؟ عمران نے پوچھا۔

"دو گھنٹے بعد چوہان نے ایک طویل سانس لی اور غار کی طرف دیکھنے لگا

پھر قسوری دیر بعد بولا: "دو گھنٹے بعد پھر بڑی میں واپس آگئی تھی... قطعہ دراصل
یہ ہے کہ آج اس نے مجھے تنگ کر دیا کیونکہ میں ہی شٹ بعد وہ دوبارہ باہر جانے کے
لئے تیار ہو گئی تھی اور اس بار اس کے ساتھ وائٹ بھی تھا... لیکن براہ کرم اب
بڑے پوچھنے لگا کہ وہ کہاں گئے تھے؟

"کیوں؟"

"وہ کہیں بھی نہیں گئے تھے؟"

"کیا بات ہوئی۔"!

"وہ کہیں نہیں گئے تھے۔ انہوں نے صرف پورے سردار گڑھ کا ایک پتہ لکھا تھا۔

اور اس کے بعد پھر دانگ میں واپس آگئے تھے؟

"ہوں۔" عمران نے اپنے دہریے پہلے اور کچھ سوچنے لگا! پھر بولا۔

"نزی سول ہسپتال میں نرس کے فرائض کیا سے انجام دے رہی ہے؟

"نہادہ دن نہیں ہوتے چوہان نے کہا: "صرف ایک ماہ سے! اب تو وہ! کتنا

غوث کرتی ہے وہ لوگوں کو!۔"

"اب میا دل پتا ہے کہ مجھے کچھ لکھا ہوا ہے؟" عمران بھراں چولی آواز میں بولا۔

"کیوں؟"

"کبھی کسی سے عشق ہوا ہے نہیں؟" عمران کیسور کر پوچھا۔

"مجھے انور بیٹا تو پیار ہے۔" چوہان ہنس پڑا۔

"اچھا۔" عمران نے سادہ انداز میں سر ہلا دیا۔

تھار نے پینٹینٹ چوہان سے کہا: "میرا دعویٰ ہے کہ حضرت اسی گھید

والے کیسوں کے پتھر میں ہیں۔ آج مجھے یہاں کیپٹن فیض بھی نظر آیا تھا۔

عمران نے اس پر ایک تنگ نظر ڈالی اور پھر کڑکی کے باہر دیکھنے لگا اب

وہ صرف چلن اور غاور کی گفتگو سن رہا تھا! ان دونوں نے ان کمبوں کے تعلق
 ایک طریق بحث چھیڑ دی تھی! اس کا سلسلہ تقریباً آدھے گھنٹے تک قائم رہنے کے
 باوجود بھی وہ کوئی نقطہ نہیں قائم کر سکے! آخر عمران نے غاور سے کہا: "یہ پی سہ
 ایڈوکیٹ اپنے کچھ دلائل بھی رکھتا ہوگا۔ مطلب یہ کہ ایسے لوگ جو اس کے لئے
 کیس تلاش کرتے ہوں!"

"ہم نے ابھی اتنی زیادہ معلومات نہیں فراہم کیں!"

"مجھے کم از کم ایسے ایک آدمی کا نام اور پتہ چاہیے!"

"کل شام سے پہلے نامکین ہے!"

"میں اس کے لئے صرف چھ گھنٹے کی مسلت دے سکتا ہوں۔ عمران نے غاور
 کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہمیدگی سے کہا۔

"دیکھو یار۔" غاور مسکویا: "دونوں دھڑلے سے کام نکالنے کی کوشش بڑھ
 ورنہ میں تیار ہو کر جہاں سے چلا جاؤں گا اور میری جگہ تو خیر نہیں کر دیا جائے گا۔

پھر سوچو کسی جوتوں میں مال دینے لگی!"

"صرف چھ گھنٹے!" عمران کا بغیر حقیقت تھا۔

.....

دوسری صبح ناشتہ کے دوران میں چرلزی سے ملاقات ہو گئی۔ وہ خود
 ہی عمران کی میز پر آئی تھی۔

"کچھ دیکھ وہ خارش میٹھی رہی اور عمران جی بالکل ایسے ہی نماز میں سر
 جھکاے بیٹھا رہا جیسے وہ اس سے عزیز کی تحریرت کرنے آئی ہو۔

"خیر جیہ یہ خاموشی لڑی کو شاید گراں گزرے گی تو اس نے پوچھا۔

"تم نے اپنے جانی کے لئے کیا کیا!"

"اب اس کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں کہ اپنی آدمی جاسید اس کے نام
 متل کو دے! کیونکہ اسے تو تین ہی حد پر چالنی ہو جائے گا!"

"کیا مطلب؟ لڑی کے لیے میں حیرت مٹی!"

"اب کیا بتاؤں؟" عمران نے غنڈی سانس لی! "کچھ رات میں نے

دوب میں دیکھا ہے جیسے میرے جانی ہی نے اسے چھری مار دی ہو!"

"کیا بات ہوئی!"

"مطلب یہ کہ ایسا نامکین ہے۔!"

"آخر کیوں؟ کیا پہلے سے دشمنی تھی!"

"نہیں بلکہ اس جیند کی وجہ سے اس کا داغ پھیل گیا ہوگا۔ گیندوں پر نظر ڈالتے

یہ ناکل ہو جاتا ہے۔ اور اسے اس شدت سے عنت آتا ہے کہ وہ اپنے

زیب نظر سے مرنے کی آہی کی گردن تک مر رہا سکتا ہے!"

”مجمیعے بے وقت ہمارے ہوئے لڑی بنس پڑی۔“

”مجھے گرامر پر پچاسے اس بات سے“ عوامی جراتی ہوئی آواز میں بولا۔ اسے
لوگ تو مجھے بیوقوف سمجھتے ہیں! میں کیا کسی کو بے خوف بناؤں گا؟

”تم نے اس کی ضمانت کے لئے کوشش کیوں نہیں کی؟“ لڑی نے کہا۔

”غیر ضروری ہے اسے چھانی تو ہو ہی جاتے گی! چہ خواہ خواہ وقت کیوں بڑا

کیا جاتے؟

”مجمیع جلیب آدمی ہوئے“

”یہ بکرہ می میرے لئے یا نہیں ہے! تپہ نہیں کیوں لوگ مجھے سمجھیں ہی سے

جلیب کتے اور بکھتے آتے ہیں!“

”میں نہیں سمجھتی کہ اس نے خلاف ثبوت دنیا کے بغیر اُسے کیسے چھانی دے

دی جاتے گی۔“

”اوہ۔!“ میں جھوٹ تو نہیں بول سکتا! مجھے صاف صاف کتنا پڑ گیا کہ گیند

اس کی بہت بڑی ضروری ہے! اکثر وہ دھڑل گیندیں ہیں جیسے بغیر کل گیا ہے!“

لڑی چہرہ شکنی۔ ”قتلاً عمران نے عروس کیا کہ وہ کچھ بے عین سی جی نظر آنے لگی

ہے! لیکن وہ اس کی وجہ نہ سمجھ سکا۔ اس نے ٹکسیوں سے ہال کا جائزہ لیا اور وہ

صرف مضطرب تھی کہ طرف توجہ نہیں تھی تو پھر وہ کوئی خیال ہی نہ ہوگا جس نے

اسے غیر متوقع طور پر مضطرب کر دیا تھا۔“

وہ اس طرح اٹھی جیسے بے خیالی میں یہ فعل اُس سے مراد ہوا ہو۔ پھر ایک بیک

پڑ کر کہ کر بول میں تم سے پھر ملے گی! مجھے تو بارہ جہاں کی گرفتاری پر افسوس ہے۔

وہ ایک طرف مٹی گئی اور عمران سوچا ہی نہ گیا کہ آخر اس سے کیا چاہتی ہے اس

طرح خواہ خواہ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

کیا یہ رنگ خود اس کے پتھر میں ہیں؟ اُسے پھل شام ہی شہ ہوا تھا جس وقت

چوہاں نے یہ رپورٹ دی تھی کہ لڑی اور والدین نے سردار گڑو سے سچ لگائے تھے۔

یہ بھی بے مقصد بھولتے پھر نا ہی کسی نہ کسی مقصد کا حامل ضرور رہا ہوگا! بکواس طرح وہیں

بکھنا چاہتے تھے کہیں اُن کا تعاقب تو نہیں ہو رہا ہے۔

اگر یہ بات تھی تو چوہاں بدستور طریقہ پر اُن کی نظروں میں آگیا ہوگا! اس بچے پر

مزید غور کرنے سے پہلے ہی اُسے ایک ٹھہرے کا احساس ہوا اور وہ سوچنے لگا کہ

کہیں خود اُن کی نگرانی نہ شروع ہو گئی ہو!

اُس نے اشد ختم کیا اور کچھ دیر اُن میں ہی اس وقت برباد کرنے کے بعد اپنے کمرے

میں چلا آیا۔ بڑے کے وسط میں چھٹی گولی نیز پر شیشہ رنگ کا ایک نافہ دیکھ کر اسے

دکھا چلا۔ جب وہ کمرے سے گئی تھا تب اس قسم کا کوئی نافہ وہاں موجود تھا! عمران

نے اُسے اٹھایا اور انٹ پٹ کر دیکھنے لگا۔ اس پر کوئی توجہ نہیں تھی! لیکن اس کے

اادر تہ کیا موانع ضرور تھا۔

عمران نے نافہ چاک کر کے نافہ نکالا! نافہ پر تپہ پر نظر آئی۔

”میا خیال سے کہہ سے کوئی بڑی فعلی سزہ ہوتی ہے! کیونکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے

جیسے یہ تعاقب کیا جا رہا ہے! چوہاں کا سب سے کم دہشتیں ہی خیال ہے! آپ ذرا اوشیا رہیں گے۔

یہ لوگ بہت چالاک معلوم ہوتے ہیں۔ اپنی مشن میں اید ویکٹ زیادہ تر فوجداری

کے تدارک کرتا ہے۔ رنجے حالات کا علم ہو چکا ہے! شاید آپ اس سے صدر کی

ممانعت سے مسئلے میں گفت و شنید کرنا پڑے تھے! لیکن اگر وہ بلا مسئلہ اچھی بات

سمجھ میں نہیں آسکا! آپیں سارے حالات سے آگاہی ہوئی چاہیے ورنہ شاید

ہم دھوکا کھاب میں۔“

”کھاب بھی جائے!“ عمران بے بڑبڑاتے ہوئے خطا چاک کر دیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ آپ اُسے کیا کرنا چاہیے، اُس نے غادر اور چور ہونے سے
 نیک آپ میں نہ بنی کہ سخت غلطی کی تھی!
 کچھ دیر بعد اُس نے ایک طویل سانس لی اور بڑبڑایا: "اچھا دوستو! اگر تم میرے
 پیچھے جو تو میں تمہیں پاگل ہو جانے پر مجبور کروں گا
 اس نے ہاس تبدیل کیا اور دروازہ کھول کر دھاری میں ادھر ادھر دیکھنے
 لگا: "دروں طرف سناٹا تھا!"

باہر کل کردار نہ مٹنے کے بعد اس نے اپنی ناک پر پلاسٹک کی صفائی
 ناک جھانکی اور گھسی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا زونچوں کی طرف بڑھ گیا۔

دل میں لڑی پھر دکھائی دی: اس بار اس کے ساتھ والٹن بھی تھا۔ عمران
 نے سوچا کہ اگر کچھ دیر ان لوگوں سے جی صحبت سبھ ہو گیا ہر سبھ ہو سکتا ہے۔ بخیر
 کے نام میں ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نکل ہی جائے جس پر وہ اپنی تعیش
 کی بنیاد رکھ سکے

وہ ان کے قریب ہی کی ایک میز پر بیٹھ گیا! ناخدا اُٹھا تھا کہ اگر وہ آہستہ
 گنگو کرے تب بھی عمران کیخیر تو کچھ تو کھج ہی لیتا۔

لڑی والٹن سے کہہ رہی تھی: "میں اب بہت شدت سے برہنہ رہی ہوں۔
 یہ سلسلہ تم پر چڑھا ہے!"

"سلسلہ تم کو نا ہمارے بس میں نہیں ہے۔" والٹن بولا۔
 "پھر بتاؤ، میں کیا کروں، اب میں کچھ دن صرف آرام کرنا چاہتی ہوں۔"
 "یہ سبیل خواب ختم ہو سکے۔" والٹن بولا: "میں کہ اب یہ اندوش ہو گیا ہے۔"
 "ہاں۔" لڑی نے ایک طویل سانس لی: "کچھ دیر تک خاموش رہی پھر بولی۔
 "مگر دبر کے منے میں تم خاموش ہوا میں نہیں سمجھ سکتی کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔"

تمہاری دانست میں وہ ناقابل اعتماد تھا: اس لئے تم نے اُسے راستے سے ہٹا دینا چاہا
 تھا! لیکن وہ نکل گیا!"

"اس کی تلاش جاری ہے! والٹن نے کہا! اس تذکرے پر وہ کچھ متفکر سا
 نظر آنے لگا تھا۔

"کیا تمہیں اُس کے متعلق کوئی ہایت ملتی ہے۔ لڑی نے پوچھا۔
 "نہیں! اتنے اختیارات مجھے بھی ہیں کہ میں ایسے معاملات سے خود ہی نہٹ
 لوں!"

لیکن تم نہیں نہٹ سکتے۔ لڑی نے کہا: "ہر سکتا ہے تمہاری یہ فعلی ہم پر تباہی
 نازل کرے!"

"ادھر ختم کرو!" والٹن بڑا سامنا بنا کر غرزا۔
 "اچھا اب اس حق کے متعلق تم نے کیا سوچا ہے؟"

"تم کیوں کلان کھا رہی ہو میرے؟"
 "اس لئے کہ تم مجھ پر دغا دکرنا چھوڑ دو!"

"کیا مطلب؟" والٹن کی صفوں میں گھس گئیں!
 "میں تم سے بہت کڑی ہوں۔ بعض اوقات مخالفت بھی کر بیٹھی ہوں۔ مگر اب

کا بھی جی میں مدد دیتا تھا!"
 دغا والٹن مسکرا اور پیار بھری نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا!

پھر بولا: "جس دن اس کی فوت آتی میں تمہارے ہاتھ میں ایک رپڑا اور دس لکھوں
 کروالٹن کی حیثانی کا شہنشاہ دور ٹریگر دبا دو!"

"میں نہیں سمجھتی کہ کیا کہہ رہے ہو!"
 "اُس نے ایک دن تم سے اٹلی لڑائی کیا تھا! اور تم خفا ہو گئی تھیں!"

”صاف صاف کہو!“ لڑی نے غصیلی آواز میں کہا۔

”میں اسے پسند نہیں کرتا کہ کوئی تم سے انکار عشق کرے!“

”کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟“ لڑی غزالی! ”تمہیں میرے ذاتی معاملات سے کیا سروکار! اور میں اسے ایک ذلیل حرکت سمجھتی ہوں کہ کسی کی ٹوہ میں رہ جاوے قبل اس کے کہ وہ لاش کو تھکے خیران (تھکا کر ڈولا) مارے واہ! کسی کی ٹوہ میں رہنا ذلیل حرکت کہے ہو چسکتی ہے!“

وہ دونوں چمک کر اس کی طرف مڑے۔ پہلے دائیں کی آنکھوں میں حیرت
نظر آئی اور پھر ایک بیک وہ پھر گیا۔

تسکیتھار دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اس نے گرج کر کہا۔

”نہیں تو۔ کس دشمن نے اڑانی ہوگی!“ عمران کا جواب تھا۔

”تم ہماری گفتگو میں دخل دیجو الے کون ہو؟“

”بس دخل ہی دینے والا ہوں“

”کیا تم جبراً کر رہے ہو؟“ والدین کے ہاتھ پھوٹنے لگے۔

”میں کسی طرح بھی تم سے کمزور نہیں ٹیڑوں گا۔“ عمران نے کہے بیٹھ گیا۔

”اگر میں تمہارے منہ پر تھپڑ رسید کر دوں تو کیسی رہے گی!“ لڑی غرابی۔

”اے پایہ سے اب“ عمران کو کھل کر بولا: ”تو یہ مسعودی کتاب اور مومنین

ایک سکینٹ میں تباہ ہو کر رہ جائیں گی :

واللہ! پھیل کر کھڑا ہو گیا! اُس کی آنکھوں سے دندہ کی اور دشت جھانک

دہی تھی! دوسرے ہی لمحہ میں وہ عمران کے سر پر تھا۔

”تم کوں ہوتا والٹن سانی کی طرح بھیڑے گا اور ساتھ ہی وہ ٹپٹھ بھی گیا۔“

”دوبی بد نصیب جس کے جانی کو پوچھیں گے کئی تھی!“ عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

”اس کا مطلب!“ اس نے مونچھوں کی طرف اشارہ کیا۔

”میں بڑی کی ٹوہ میں رہتا ہوں۔“ عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا۔

مگر اس وقت تک زبان سے یہ سن کر بڑی کوفت ہوئی کہ کسی کو تو میں رہنا نہیں

حرکت ہے :

”میں پوچھتا ہوں تم کیوں رہتے ہو اس کی گود میں!“ والدین نے میز پر ہاتھ کر کے

۲۰ ایکسپریس میں سی نہیں ہوں! اس کام کے لئے میں

دے رہے ہیں اور ابھی ان کی ٹوہ میں رہتے ہیں۔“

”دیکھو دوست! میرے کوٹ کی جیب میں پستول ہے اور اس کا رخ تمہارے

بچے کی طرف ہے۔ انگلی کے بجائے اشارے پر ہمارے سینے میں

ہو جائے گا۔ ایسے مواقع پر میں یہ نہیں دیکھتا کہ اس پاس کتنی

”اچھے، پاپ، پاپ رے“ مہراں کاپٹنے لگا۔

• اٹھو اور نہ بیٹے کی طرف چلو! " والحق سنے تھکنا نہ بیٹے میں کہا۔

”پارمعانت کرو واپس کبھی کسی کی ٹرہ میں نہ

”اٹھو!“ غصہ نہ میں دیتا ہوں۔

عمران چپ چاپ اٹھ گیا۔

دانش بولا: "میں نے دیکھا ہے چپ چاپ چلتے ہوئے عمران کی چال

میں راکٹر اسٹ فنی یہ معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو گیا ہو۔

کے سامنے آئے نہ کہنے کو کہا اور لڑی سے لڑا۔ "مگر کھو گئے"
لڑی اس کے ساتھ ہی آتی تھی، لیکن اس کی آنکھوں میں مشہد ترین الجھن کے
آئینہ نظر آ رہے تھے۔

اس نے کمرہ کھولا اور والٹن نے عران کی گردن پکڑ کر اسے اندر دھکیل دیا۔
عران نے مزاحمت نہیں کی۔

لڑی نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ والٹن کی جیسے ہی پتول نکل آیا تھا۔
"بغیر جانے کہ پتول سے کس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ لڑی کو لڑی چلیں
مجھ کا مدد ہی تھی۔"

"بھوت بول کر تم کو یہاں نہیں برسکونے" والٹن نے کہا۔

"پتے تم مجھے بتاؤ کہ کسی کی ٹوہ میں رہنا ذلیل حرکت کیوں ہے؟" عران نے
لڑی کی طرف دیکھ کر غصیلے پیچھے کہا۔

"اسی جیسے نے میرے آگ لگا دی تھی! وہ مجھے کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ تمہاری
گٹھنگری میں داخل دیتا؟"

"تم کیوں تھے اس کی ٹوہ میں؟" والٹن نے غرج کر پوچھا۔

"کیوں نہ ہوتا؟" عران نے غصیلے پیچھے میں کہا۔ اس سے پوچھو کہ یہ اتنی
خوشحودت کیوں ہے؟"

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟ لڑی بگڑ گئی۔"

"اچھا، تو تم بڑی بد صورت ہو! خدا کرے کہ لولی لنگوڑی بی بی ہو جاؤ!"

لڑی کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ والٹن بول پڑا: "تمیں یہاں کس نے بھیجا ہے؟"

"میں! اور بی بی نے!" عران نے بڑی سادگی سے کہا۔ "ان کا خیال تھا کہ"

مردار گڑھ میں میرا ہی بدل جائے گا۔"

"میں نے تجھے میں تمہیں نہ کروں گا؟" والٹن دانت پیس کر بولا۔

"ہیں! بس! معلوم ہو گیا! ابھی تک صرف تم ہی بے پروا

"کیا مطلب؟" والٹن نے کہا اور مضبوطی سے جوش بند کر کے اُسے
گھمڑے لگا۔

"مطلب یہ کہ یہ میری ہے! میں اس کو بچیں ہی سے خواب میں دیکھتا آیا ہوں۔
اب ہی ہے! اتنے دنوں بعد... میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی اسے چاہتا
تو نہیں ہے؟"

"میں تمہارا سر توڑ دوں گی! لڑی اس کی طرف گھولنے لگا کہ بچھٹی۔

"ظہرو!" والٹن نے اس کا بازو پکڑ کر روک لیا

"میں! اسے اس بکواس کا مزہ چکھناؤں گی!"

"ارے جانتے! عران! اتنا ہلکا کر لیا! تم مجھ سے بگڑی ہو گیا۔ بدلتی کر دلی

تو دو چار بھاڑ پڑھاؤں گا! اپنی محبت میں سب چلنے لگا۔"

"محبت کے پیچھے خاموش رہو! لڑی دانت پیس کر بچھٹی۔

"تم میک اپ میں کیوں ہو؟" دقت والٹن نے اُس سے نرم لہجے میں پوچھا۔

اور لڑی اور واما تہ بی بی چنے جھکایا۔

"اُس نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ میک اپ میں تمہیں کوئی سچا نہ کہے گا۔ ورنہ

یہ کم نجات ہو چھیں تو بڑی طرح جیتیں گی!"

"کس نے کہا تھا؟"

"اب میں نام توڑ رہی جانتا ہوں۔ بہت شریف آدمی ہے چارو مجھ سے کہہ

رہا تھا کہ تمہارے بھائی کو بھی راکھا دوں گا!"

"نام نہیں جانتے تو تمہیں ہی بتاؤ! والٹن کا لہجہ پرستور نرم رہا۔

"تمہیں بتاؤں گا کیوں بتاؤں۔!"

"اچھا میں بتاؤں کہ اس لئے تمہیں اس کام پر کیوں آمادہ کیا تھا؟"

"کچھ بھی نہیں۔ ارے جب تیار سے ٹھیک جوتے ہیں تو سب کچھ ہو جاتا ہے۔"

میں اپنے کمرے میں بیٹھا رہ رہا تھا کہ وہ نیکدل آدمی میرے پاس آیا اور بولا کہ اے خلیفہ آدمی اس طرح نہ رہا تیرے گردش کے دن ختم ہو گئے! میں تیرے جانی کوفت پر ہر دو کوادوں گا۔۔۔ اور تیرے دل کی کٹی بھی کھٹے گی۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تجھے ایک لڑکی سے محبت ہو گئی ہے! اور تو اسے حاصل کرنا چاہتا ہے یہ ممکن ہے! ایسا ہو سکتا ہے مگر اسی وقت جب تو یہ معلوم کر سکے کہ وہ کسی دوسرے سے تو محبت نہیں کرتی۔ پھر اس نے طریقہ بتایا کہ میں کس طرف اس کے متعلق معلوم حاصل کر سکوں گا۔ یہ دیکھو "عمران نے اپنی منسوخی ناک مونچھو سمیت چہرے سے ہٹا دی اور پھر بولا: اس سے میری شکل ہی بدل جاتی ہے اور چیزیں کھینچے پھرنا رہتا ہوں۔۔۔ وہ مجھے کبھی نہیں پہچان سکے گا!!"

"اس کا نام چیزیں نہیں لڑی ہے؟" والٹن مسکرایا۔

"تم خواہ مخواہ وقت پر یاد کر رہے ہو؟" لڑی نے بڑا سامنے بنا کر کہا۔

"تم بچے جانتے! میں ان سے کچھ دیر گفتگو کرنا چاہتا ہوں! یہ تو بہت نیک اور صاف گو آدمی معلوم ہوتے ہیں!"

لڑی چند لمحے والٹن کے لئے دھڑلہ بند کیا اور عمران سے بولا۔

"لڑی کے بعد والٹن کے لئے دھڑلہ بند کیا اور عمران سے بولا۔"

"لڑی واقعی تم سے چاہتے ہو؟"

"دل و جان سے بھائی صاحب! عمران کے دانت کھل پڑے۔"

"میں خود بھی اس کے لئے کسی اچھے سے شوہر کی تلاش میں تھا! والٹن نے

خبردار سے کہا: ایک تہیم لڑکی ہے۔"

"ارے... وہ تہیم تو میں بھی ہوں! بس بڑے جانی کوادو تھادی!"

"اوں... ہوں... میں نہیں...! پہلے تم سے بتاؤ کہ تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے؟"

"میرا بزنس ہے والٹن حکومت میں!"

"بزنس... بس کس چیز کا بزنس...!"

"ایپورٹ... بلیک پورٹ۔"

"کتنی آدمی ہو گئے؟"

"میں نے آئی ٹیکہ جاننے کی ضرورت ہی نہیں مجھے کیمری آدمی کتنی ہے؟"

"خیر۔ یہ تھادی ہو سکتی ہے! مگر تم کوشش کرو کہ لڑی تمہیں پسند کرنے لگے۔!"

"کیسے کوشش کروں؟" عمران نے بے بسی سے کہا۔ میں اب تک درجنوں لڑکیوں کے لئے کوشش کر چکا ہوں لیکن کسی نے بھی مجھے پسند نہیں کیا۔"

والٹن عمران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا! ایسا معلوم ہوا تھا جیسے وہ اُسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو! عمران کے چہرے پر حاکمات کے آثار کچھ اور زیادہ گہرے ہو گئے تھے۔

"دیکھو دوست! اس نے کچھ دیر بعد کہا۔ میں تمہارے لئے بہت کچھ کر سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم مجھے اپنا کھو۔"

"ارے... ہاں... ہاں! اپنے جو بڑے بھائی! اگر لڑی سے میری شادی ہو جائے تو میں تمہیں اپنا اپنا تک بنا سکتا ہوں! عمران نے گرجوٹھی کا اظہار کیا

”تمہیں وہ شخص دراصل تہا کرنا چاہتا ہے۔! والٹن بولا۔

”کون۔!“

”وہی جس نے تمہیں لڑی پر نظر کئے کا مشورہ دیا تھا۔

”مارے نہیں وہ تو بڑا اچھا آدمی ہے! وہ مجھے تہا کیوں کر لے لگا۔“

”اچھا۔ تو کیا تم اُسے مجھ سے بھی اچھا سمجھتے ہو!“

”اُور... دیکھو بڑے بھائی! ہر ایک کی بات الگ ہوتی ہے۔ یہی کہ وہ اپنی

ہنگ پر اچھا ہے... اور تم اپنی جگہ پر... میں کریں کہہ لو... یعنی کہ... اب

کس طرح سمجھاؤ... بات پیش میں ہے۔ زبان پر نہیں آتی۔“

”ٹھیک ہے ٹھیک ہے! اب ایک اچھے آدمی ہو اس لئے کسی کی بھی بُرا نہیں

سمجھتے بغیر اسے جانے وہ اب میں تمہیں ایک خاص بات بتاؤں! اس لڑکی کے

چاہنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ مختلف طریقوں سے اُسے اپنی

عزت متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں انہیں اس کی بھی فکر ہوتی ہے کہ وہ

اُس کے چاہنے والوں کی تعداد معلوم کریں! خود نہیں معلوم کر سکتے تیرے بھائی

ڈرتے ہیں اس لئے تم جیسے سیدھے مادے آدمیوں کی تلاش میں رہتے ہیں

اب اس کسی کو چاہنے والے نے تمہیں پھانس لیا ہے، مفت تم کو سب سے بولیں

شاید تاہم اُسے پہنچ جاتے اور تم یوں ہی رہ جاؤ!

”بات کچھ کچھ میں آ رہی ہے! عمران نے آہستہ سے کہا اور کچھ سوچتا

ہوا سر ہلاتے لگا۔

”آ رہی ہے۔ نا۔ ارے تم اُسے مفت کے مزدور ملے ہو... کیا اب

یہی اس کا نام یا علیحدہ بتاؤ گے؟ تاہم اگر میں بروقت اس کا انتظام کر سکوں

”مزدور بتاؤں گا“ عمران نے فیصلے لے لیے میں کہتا ہوں کہ یہ مطلب ہو اگر وہ

آدمی مجھے آؤ بنا رہا ہے...!“

”قطعی آؤ بنا رہا ہے دوست! اور تم اس کی راہ صاف کرنے کا ایک بہترین

دریغ ثابت ہو سکتے ہو!“

”ارے میں اسے زندہ دلی کر دوں گا! عمران میٹیاں پہنچ کر بولا۔

”میں نہیں۔“ والٹن اپنی ہاتھ دبا کر بولا۔ ”جس طرح وہ سکر کر رہے

اسی طرح تم بھی سکر رہے۔ اور... خواہ خواہ مجھ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔!“

”اچھا۔ پھر بتاؤ میں کیا کروں!“

”اس کا معیار یہ بتاؤ... اگر نام معلوم نہیں!“

عمران اس انداز میں سوچنے لگا جیسے اُس کا معیار یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو:

پھر اُس نے شے اطمینان سے گردہ کا معیار دہرایا۔

”اوہ۔! والٹن کی آنکھیں حیرت سے چیل گئی تھیں... وہ بھلایا! ات

... تو... کی... وہ روزانہ قدر سے قلم ہے۔“

”ہاں۔ کہیں۔ کہیں لی جی جاتا ہے۔ وہ پھر رات کو کمرے میں آتا ہے!“

”تو تم اُسے اب تک کی۔ پورٹ دیتے رہے ہو!“

”ہاں پھر کیا کرتا... مگر اب اُس سے پتہ لوں گا!“

”نہیں۔ نہیں۔ جلد بازی سے کام بجز مرنے کا۔ تم اب بھی اس سے اسی

طرح ملتے رہو!“

”ارے ابھی تو کہہ رہے تھے...“

”تم سمجھتے نہیں! مطلب یہ کہ مناسب موقع پر ہم اُس سے پتہ لیں گے!

ابھی تو غصی چلنے دوا!“

”تمہاری مرضی!“ عمران نے لاپرواہی سے شلوں کو جنبش دی مسکین پھر

ایک بیک منوم نظر کرنے لگا۔
 "کیوں دوست کیا بات ہے...؟"
 "میرا بھائی...؟" عمران کی آواز گونج رہی تھی۔
 "اورہ بالکل پروا نہ کرو! یہ وہ بڑی بے تکلفی سے اُس کے شلنے پر ہاتھ مار
 بولا میں ضرور بتا دوں کہ اُسے نہایت پرہیزگار ملازم رکھا۔
 "میرے پیارے بھائی! عمران بڑی گرمجوشی سے اس کا ہاتھ دبا کر رہ گیا۔
 "مجھے اپنا درست سمجھو! اس پر مجھے الحوس ہے کہ میں نے خواہ مخواہ تم پر
 بہت سی نکال لیا تھا! بات دراصل یہ ہے کہ زکی کی مخالفت کے لئے ہر وقت اسے
 رہنا پڑتا ہے۔ ایک بار تو اُسے زبردستی اغوا کرنے والے کی کوشش کر چکا ہے۔
 "مارڈالوں گا... ایک بیک عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہر ایسے آدمی کو مار
 ڈالوں گا جس کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھ گیا... زبردستی... اغوا...
 زبردستی اغوا!۔"

بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے عمران پر دورہ چڑ گیا ہو۔
 "ارے ارے...؟" والٹن بوکھلا کر اس کی طرف جھپٹا! لیکن عمران بدستور
 دلوٹوں کے سے انداز میں زبردستی اغوا کی تکرار کرتا رہا! دانتوں پر دانت
 بڑی سختی سے دھے ہوئے تھے! انگڑوں کی طرح دھکی ہوئی آنکھیں مفلوج سے
 نکلی پڑ رہی تھیں! اللہ اس کا سارا جسم کا پل رہا تھا۔ والٹن نے اسے سمجھوڑ
 کر رکھ دیا۔ لیکن اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔
 "اے ہر...! ارے سنو... سنو تو سہی!۔"

"زبردستی اغوا... زبردستی اغوا... زبردستی اغوا!۔"

آہستہ آہستہ اس کی آواز کا جھرش و غرش کم ہوتا جا رہا تھا!

توڑی دیر بعد عمران دور ہوتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن رہا تھا۔ والٹن
 ٹرس سے جا بھا تھا لیکن دروازہ قفل کرنے کی آواز عمران نے نہیں سنی تھی! وہ اسی
 طرح آنکھیں بند کئے فرش پر پڑا۔ کچھ دیر بعد اُس نے پیرزادوں کی آواز سنی لیکن
 آنکھیں نہیں کھولیں! البتہ نگاہ کر لیا کہ کتنے دالے وہی ہو سکتے ہیں:-
 "یہ آدمی میری کچھ میں ابھی تک نہیں آیا؟" عمران نے لڑی کی آواز سنی۔
 "کیا ہے ایک شاذ راہ! فخر نہیں ہو گا کہ تم ایک نیم دالے اور الحق کی مجھ پر
 بنو۔" والٹن کی آواز تھی زکی کی کھٹکھٹاتی ہوئی ہنسی سے کمرہ گونج اٹھا۔
 "جانتی مر! اس نے کس کا خلیہ بتایا ہے؟" والٹن نے کہا۔
 "کس کا؟"
 "گھر دیکھا؟!"
 "نہیں۔!"
 "یقین کرو! اگر وہ یہی نہ اُسے ہمارے پیچھے لگایا ہے!"
 "مگر کیوں؟ اگر اسے ٹھکانا ہی ہے تو چھوٹا ہے اس سے کیا فائدہ پہنچنے
 گا۔" لڑی نے کہا۔
 "اگر وہ کوئی نے اس نے اتنے سے ہٹا یا پھر ٹھکانہ وہ نقاب پرورش
 کے پیچھے چل گیا تھا اور اسے بے نقاب کر دینے کی نگر میں تھا! اُس کی یہ
 خواہش اب اور شے سے جڑا کہ اٹھی ہوگی لہذا خود سامنے آنے کی بجائے اس نے
 اس حق کو استعمال کیا کہ مناسب سمجھا! یہ لڑی ہوشیار ہو! وہ ہم پر تباہی بھی

لا سکتا ہے۔"

"تم نے مجھے آج کب سے بتایا کہ نقاب پوش اس شخص کو کیسی نظر سے دیکھتا ہے؟
"وہ نکلی ہے تعلق کا اظہار کرتا ہے اس کا خیال ہے کہ ایک بزرگ و برجی اس
شخص نہ پہنچ سکیں گے اور یہ حقیقت بھی ہے۔۔۔ ہم میں سے کون اسے جانتا ہے
۔۔۔ کون اس کے ٹھکانے سے واقف ہے۔۔۔ اگر آج ہم پر کوئی افتاد پڑ جائے
تو اس کا بال بھی بیک نہیں ہوگا اور ہر حال میں محفوظ رہے گا۔ یہ حقیقت محض
کہانی معلوم ہوگی کہ تم کسی دوسرے کے لئے کام کرتے ہو۔
"مگر تم آج تک کسی خطرے سے دوچار نہیں ہوئے۔ لڑی بولی۔
"وہ عجب چالاک ہے اور میں ہر موقع پر بچتا رہتا ہوں۔۔۔ اگر بات نہ
ہوتی تو مجھ وہ کب کا ٹوٹ چکا ہوتا۔"

"بیرنگم کرو، لڑی نے کہا۔ اب اسے کس طرح ہوش آئے گا؟
"خود بخود" والٹن نے جواب دیا۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر سے میں
اس کے لئے ڈاکٹر طلب کیا جائے گا۔
"ٹھیک ہے۔"

کچھ دیر تک خاموشی رہی اور عمران دل ہی دل میں مسکراتا رہا پھر اس نے
والٹن کی آواز سننی جو کہہ رہا تھا:

"لڑی تمہیں اس احمق کو بہت ہی احتیاط سے ہینڈل کرنا ہے۔ اگر گروہ رات
آگیا تو میں اسے تمہارا ہی کارنامہ سمجھوں گا۔"

"آہ۔ ایک بات مجھ میں نہیں آتی" لڑی بولے "آخر یہ گروہ نقاب پوش
کے پیچھے کیوں پڑ گیا تھا۔"

"ہم میں سے کون نہیں ہے اس کے پیچھے صرف نیت کا فرق ہے۔"

عمر بر شائد اس کو یہ تھا کہ اس شخص کو اسے بیک میل کرے۔ ہر شخص
اس لئے اسے جانا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے چیف ہے۔"

"پتہ نہیں کیوں۔۔۔ اور۔۔۔ دیکھو وہ ہوش میں آ رہا ہے!"
عمران نے ایک جھرمجری سی لقمی اور آنکھوں کے چہرے گردش میں آگے
تھے۔ پھر ایک بیک وہ صحت سے بنی کسی آواز نکالتا ہوا اٹھ بیٹھا۔
"اور۔۔۔ کیسی طبیعت ہے تمہاری؟ لڑی اس کی طرف بھٹی۔

"ارے باپ رے۔" عمران بول کھڑا ایک طرف کھسک گیا۔ اور لڑی
بے ساختہ اس پر پی والٹن بھی سکھار اٹھا۔

اب عمران پر والٹن کی حیثیت واضح ہو گئی تھی! تیس لو پہلے ہی یہ قیاسی
محض قیاسات کی بنا پر نہ کوئی نظریہ قائم کیا جاسکتا ہے اور نہ راہ عمل یہ تئیں کی
پاسکتی ہے۔ اب اس کا یقین ہو جانے پر کہ والٹن محض الکمار ہے۔ اس
مسلے پر باقاعدہ طور پر سوچنا شروع کر دیا تھا۔

لڑی اس سے بہت قریب آگئی مٹی اور وہ ہر وقت اس آدمی کی تاک میں
تھی تھی جس کے اکسانے پر عمران نے اس کی اور والٹن کی نگرانی شروع کی تھی
بین ظاہر ہے کہ اس مسئلے میں اسے ایسی ہی جونی تھی۔ جیلا گروہ تھا ہی کہاں
والٹن کے دیوانی آہستہ۔

لڑی اور والٹن کو سمجھانا دینے کے بعد ہی عمران نے چوڑی اور غادر کو ہدایت

دو تھی کہ وہ مردار گڑھ سے واپس چلے جائیں۔ اب ان کی بگڑ بگڑی ہوئی صفائی اور
سارے جھٹ لٹائی کو لیتے تھی!

وہ دونوں جی بوسے ہی دن دن ہاں بٹتی گئے! ان دونوں نے داگنا ہی میں
قیام کیا تھا۔ نہ رات عران پر نظر رکھتے تھے! لیکن عران نے ابھی تک کوئی کام
ان کے سپرد نہیں کیا تھا۔

نئی اگلاں اُس نے یہ ایک ٹکڑا کر دی تھی کہ کبھی سندھم ایڈوکیٹ تک پہنچ کر
گردہ کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ اس کے سے اس سے جتادہ کوئی طریقہ نہ تھا
کہ وہ اس سے مل کر صعدہ کی صفات پر رالی کے متعلق مشورہ کرتا۔ ایک بار جی جی
لیکن اب نفیس کا دل بدل گیا تھا۔ آپ اُسے گردہ کی چندان فکر نہ تھی! پیسے
اسے گردہ کی تلاش تھی اس لیے گردہ والوں سے اس کا جھگڑا ہو گیا تھا! ان
صورت میں وہ اپنے بچہ کے لیے سرکاری گماہ سبک بن سکتا تھا۔

مگر اب ایسے حالات میں جب کہ دانش اور زلی خود ہی اس کے چہرے میں
آپٹنے تھے تو وہ گردہ کے سسٹے میں درد مری کیوں محسوس کیا اب تو جی دونوں
اصل جوڑ تک پہنچنے میں ناکام تھے۔ طور پر اُس کے معادوں وہ دیکھ رہے تھے۔
کیپٹن فیاض ابھی تک مردار گڑھ میں ہی مقیم تھا اور غلات تو بے اسس بار
اس نے بڑے صبر سے کام لیا تھا۔ نہ تو اس نے ابھی تک عران سے ملنے کی کوشش
کی تھی اور نہ توں ہی پر اُسے بڑھ گیا تھا۔ عران خود جی اس سے ملا کر اچھی طرح
اطمینان کر لینے کے بعد کہ اب اس کا تائب نہیں کیا جاتا! یہ حالات مردار گڑھ
کے ایک پکبک پارک میں جی جی تھی!

”جی جی اب تو میں آگیا ہوں! کیپٹن فیاض نے کہا۔

”کیوں کیا ہوا۔“

”دو مریض جی ختم ہو گیا جس سے کچھ معلوم ہونے کی توقع تھی۔“

”اور... وہ آدمی جو ہسپتال میں تھا؟“

”ہاں اسی ہی!“

عران کی صورت میں چڑھا! پھر تھوڑی دیر بعد اُس نے پوچھا: ”مرت کے
اسباب کیا تھے؟“

”بہت فیور!“

”پرٹ ٹائم چولہے!“

”ہاں۔!“

”یار نی من! میرا دل پتا ہے کہ اب میں کتنے کام کا ہوا ہوں!“

”بہتے گئے۔“

”پھر بتا دیں کیا کروں اتنے دنوں سے تو جھک مار رہا ہوں! تم نے جی کچھ
نہیں کیا!“

”تم بیکے کہہ سکتے ہو کہ میں نے کچھ جی نہیں کیا! فیاض مسکرایا۔

”اسے تو بتاؤ تاکہ ان سے فیور مارے جی۔“ فیور... نہیں۔ فیور نہیں...“

وہ کہہ رہے تھے اُسے جو بھان پر کہہ کر کھینچا جاتا ہے۔ اسے لا حول دل تو قہ بھان
بھی شاید غلط کہہ رہا ہوں... اسے ہاں کہاں کہاں... تیر... تیر... کہنے

کا مطلب یہ کہ تم نے کون سے جیسے تیر مارے جی۔“

”بھئی اسس کر چکے!“

”جیو کر بھیا۔“

”سرد گردہ میں اکثر بڑی حیرت انگیز وارداتیں ہوتی رہتی ہیں!“ کیپٹن

فیاض نے جیسے سگریٹ کیس نکالتے ہوئے کہا ”مثلاً بعض اوقات یہاں سب

بکرت پیدا ہو جاتے ہیں۔“

”بڑی شان والہ ہے نیلی چتری کا لباس!۔“ عمران درویش نے انہیں آسمان کی طرف اٹکی، ٹھاکر بولا۔

نیلی من اس کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی۔ ”میں نے تو ایسی فیشن مٹی میں اور ہارٹ وارٹم کی رپرٹ سائپ کے رہ کر کئی سنسٹا کی ہے۔“

”سائپ کے واقعات بھی سننے والوں کے جہوں پر ضرور ملے ہوں گے۔“ عمران نے پوچھا۔

”یقیناً ملے رہے ہیں۔“

”یہی سب سناؤں اور گیندوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔“ عمران بکرایا۔

”اس فرق کو میں تم سے زیادہ سمجھتا ہوں۔“ فیاض نے پکر بولا۔

”تم نے ابھی تک کوئی کام کی بات نہیں کی سو فیاض!۔“ فقط عمران بخیرگی اختیار کرتا ہوا ہللا۔ ”میں نے تم سے کہا تھا کہ گیندوں کے شکار ہونے والوں کے متعلق معلومات فراہم کرو۔“

”اسی سلسلے میں گفتگو کروں گا۔“ فیاض نے کہا اور سگریٹ سلگانے لگا۔

عمران نے نظر اٹھا کر فیاض کی جیب کالی ہتھوڑی میں دو سو پھیپڑوں سے خراب کرچکا تو قبیلہ جاتی آواز میں آہستہ سے بولا۔ ”میں جب ان لوگوں کے متعلق پھانسی کر رہا تھا، اسی دوران میں مجھے ان لوگوں کے متعلق معلوم ہوا کہ ایک دو سال میں ساچوں کا شکار ہوئے تھے! اوپر آنکھیں نہ نکالو... میں دراصل انہیں لوگوں کے متعلق بتاؤں گا جو گیندوں کے شکار ہوتے تھے۔“

”یار بتاؤ جی جلدی میرے پاس وقت بہت کم ہے۔“

”میں سب پولیس کی ایک لٹ پر تھے۔“

”میں...!“

”پولیس کو ان پر شبہ تھا کہ وہ کسی زکسی غیر قانونی حرکت کے مرتکب ہو رہے ہیں!“

”اور اس کے بعد جو بھی میاں کی پولیس قاتلوں کا ہتہ نہیں لگا سکتی۔!“

”لوں!۔“ فیاض نے ایک طویل سانس لی، چند لمحے خاموش رہا اور پھر ہللا۔ پولیس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ عمر نے اسے ایک دوسرے سے کسی قسم کا تعلق رکھتے تھے یا نہیں!۔“

”پھر کیا نتیجہ نکلا۔“

”کچھ بھی نہیں!“ فیاض نے جگر بولا۔ ”ان کا آپس میں تعلق نہیں ثابت ہو سکا! اسی طرح ساچوں کے شکار ہونے والوں میں کسی مزایا یا بفرم جی تھے! لیکن ان کا بھی آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا ہر ہو سکتا تھا!“

”اسے پھر وہی سائپ۔“

”پوری بات سنو۔“ فیاض جھٹکا بولا۔

”میں نے آئی ایک کسی کی آدمی بات نہیں سنی!۔“ فیاض نے پورے پورے جو غیر بے آواز کی پولیس کو کسی غیر قانونی حرکت کا شبہ تھا ان پر!“

”ان میں کچھ ایسے تھے جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ وہ اسلحہ ہیں۔“

”کیوں یہ ثابت نہیں ہو سکتا تھا!“ عمران نے پوچھا۔

”نہیں!“

”ابھی بات ہے!“ عمران نے طویل سانس لی۔ ”تمہارا کیا نظریہ ہے؟“

”میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ گیندوں اور ساچوں کے واسطے حادثات کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔“

”اے جلوساں! جی ہنم کروں گا تمہارے لئے... مگر فی الحال یہاں ساںپ
زیادہ بوٹ نہیں ہیں!“

”پھر تم کیا کرنا چاہتے ہو؟“

”ابھی بڑے اور بچے اس میں کیا فرق ہے...“

”میں بکواس بننے کے کوڑیں نہیں ہوں بہت وقت بردبار ہو چکا ہے۔“

فیاض جھلا گیا۔

”اچھا تو میں نہیں مرٹ پائیں گھنٹے دینا ہوں ایک آدمی کے متعلق معلومات

فراہم کرو؟“

”نام اور پتہ بتاؤ؟“ فیاض نے بھاری سے کہا: ”بہت وقت بردبار رہا“

”جی ہری بڑی بدنامی ہو رہی ہے!“

”اسی لئے کہہ رہا تھا کہ اہل کھڑا رہے ہو! سرور لگا کر نکلا کرو باہر۔“

”اچھا تو میں مہا!“ فیاض چٹکے کے ساتھ اٹھا ہوا ہوا

”اے منہ و بانام اور پتہ تو کھینچے جاؤ! اس کا نام پی سسندرم ہے۔ پیش

دکھاتو...“

وہ تھا عمران نے محسوس کیا کہ فیاض تجیز نظر آنے لگا ہے: ”اُس نے کہا!

”وہ لال باغ کے ساتویں طبقے میں رہتا ہے۔“

”تم اس کے متعلق کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟“ فیاض کی آواز میں کچک بٹ تھی!

”تم اس کے متعلق کیا معلوم کر چکے ہو؟“ عمران نے اُسے گھورتے ہوئے

پوچھا۔!

”اوہ۔ تو تم کافی حد تک آگے جا چکے ہو؟“ فیاض نے ٹھنڈی سانس لی!

”کیونکہ اُس کے لیے میری سترت تھی!“

”اب تم دیکر کہہ دو؟“ عمران نے ٹھک بچھے میں کہا۔

”میں اس سے مل چکا ہوں۔“ فیاض بولا: ”اُس نے ابھی حال تو یہ پوچھا تھا

کہانی کو اسے چند معلوم آدمیوں کی طرف سے فحش ہے کہ وہ اسے مار ڈالیں گے!“

”گیندوں والے حادثات شروع ہونے سے پہلے یا بعد کہ؟“ عمران نے پوچھا۔

”وہ قتل ہو چکے تھے!“ فیاض نے جواب دیا: ”اس کا بیان ہے کہ اسے دھکیوں

والے خطوط مل رہے ہیں کیونکہ وہ خود ان خطوط کے کھینچنے والوں سے ناواقف

ہے۔“

”تم نے خطوط دیکھے ہیں؟“ عمران نے پوچھا۔

”اں اور وکس ایک آدمی کے کھکے کو نے نہیں معلوم ہوتے اند: تحریر میں

فرق ہے! اور دوسری دلچسپ بات یہ ہے کہ اس نے میری اُس نے ایسی ہی

ایک رپورٹ دی کہ کرائی کی عیب ماگزینہ وگوں کی لائیں مل رہی تھیں!“

”اوہ! یہی مضمون آج کل بہت اچھے جا رہے ہو! کیا ہفت روزہ سے انگریز نے

کا اڑا رہا ہے؟“ فیاض نے کچھ بولا: ”مقررہ دیوید بعد عمران نے کہا: ”اچھا سو پر نہیں!“

اب میں تم چلا تیں تم سسندرم ہے۔“ وہی دور رہنا۔ اب اُسے چھیننے کی

حزروت نہیں ہے!“

”کیوں؟“

”کمیٹی غریب ہو جائے گا!“

”تم نے کس سسٹم میں چیک کر رہے ہو؟“ فیاض نے پوچھا۔

”بس دیکھتے جاؤ! میں دراصل مفسد کی ضمانت تھی سے ایک آدمی گیری

والین کو شش کر رہا ہے!“

”مگر!۔ ضمانت ہو جانی چاہیے!“

” فیاض نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر غیبت و محسوس ہو گیا! انا باوجود عمران کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔“

پھر یہ ملاقات ختم ہو گئی! عمران سوچ میں کھویا، آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا یا رک سے باہر نکل رہا تھا! ایک بار پھر گردہ اس کے ذہن کی سطح پر اُبھر آیا۔ گردہ ان لوگوں میں سے تھا جو بدترین گنہگاروں والے حادثات کے ذمہ دار تھے۔ وہ کسی بینا پر گردہ سے ناخوش ہو گئے اور انہوں نے اسے ٹھکانے لگا دیا تھا۔ مگر گردہ پر خود اپنی شکست حملی سے بچ گیا اور گردہ پر نے جراتیہ میں اس کی شکل نہیں دیکھ سکا تھا اپنی تو مٹاؤ کی حیثیت سے ہی سندرم کے جھگڑا پتہ بتایا تھا! تب تک اس رات جھگڑے کی باتوں میں غرق تھے کہ بعد سے پھر وہاں نہیں ملا تھا! لہذا کہ فیاض سے معلوم ہوا کہ فیاض سندرم کے پڑوسیوں نے بھی کبھی وہاں کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا تھا۔ جس کا گردہ گردہ سے مخالفت رکھتا ہو! دوسری طرف ہی سندرم کے پردہ پوش دانہ کو ان تھی کہ کچھ نا معلوم آدمی اسے جان سے مار ڈالنا چاہتے ہیں! فیاض کے بیان کے مطابق نہ تو اس سے کسی جانی پہچانی واسطے پر شبہ ظاہر کیا تھا اور نہ اپنے کسی دشمن ہی کا نام لیا تھا۔۔۔ یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ آخر کوئی اسے دھکیلاں مٹے ہی کیوں رہا تھا۔

پھر فیاض کے بیان کے مطابق گیندوں کے حملے میں قتل ہونے والے پورس کی بیک بٹ پر تھے! اس سے قبل کبھی لوگ سانپوں کے شکار ہوتے تھے اور وہ بھی ایسے ہی لوگ تھے جن پر پورس نظر رکھتی تھی! اس دوران میں ہی فیاض سندرم نے پردہ پوش دانہ کو ان کی قتل کردہ خطرے میں ہے اس وقت بھی اس نے کچھ غلط باتیں کہنے تھے جن میں مار ڈالنے کی دھمکیاں تھیں۔ عسکران سوچتا رہا لیکن کسی خاص نتیجے پر نہ پہنچ سکا۔ سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آخر

گردہ نے اسے پی سندرم کا پتہ کیوں بتایا تھا؟ اگر انہیں لوگوں کی طرف سے پی سندرم کو دھکیلاں ملتی تھیں تو ایسی صورت میں جب کہ وہ لوگ خود گردہ پر کئے دشمن ہو گئے تھے گردہ کو پی سندرم کا نام بھی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ اس کے برعکس وہ واسطے گردہ آسانی پاس رکھتا تھا۔ مگر کیا پی سندرم کا نام اس لئے لیا گیا تھا کہ وہ بھی کسی معاملے میں قتل کر دیا جاتے؟ یا پھر اس کا مقصد یہ تھا کہ پولیس پی سندرم کے گردہ پر حملوں سے بچتی جائے اور گردہ پر خود کو اس معاملے سے الگ ہی رکھے! دوسری طرف گردہ کے ساتھی اس بڑی طرح گردہ کے بچر میں تھے کہ عمران نے انہیں بڑا سانی آؤ بتایا تھا اور وہ اس کی محلات انجینئر شہیت پر اعتماد کرنے لگے تھے؟

یہ سب کیا تھا!

عمران کو فوری طور پر اس سوال کا جواب نہ مل سکا! بہر حال اب اس نے فیصلہ کر لیا کہ صدیق کو مارشل لازری کی تبحرانی کسے لئے والا گبول میں بھی رکھے اور عثمانی کو پی سندرم کے پیچھے لگا دے۔

رات خاص خوشگوار تھی اور چونکہ یہ سیرنگ کی رات تھی اس لئے ڈائجنگ بال کا نیا آباد تھا اور ایسی ہی ایک رات تھوڑے تھوڑے ہی عثمانی نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو فیاض نے انہیں قتل کر دیا! وہ اپنی میز پر تنہا تھی۔

عمران کسی بچپن بٹ کے بغیر اس کی طرف بڑھتا چلا گیا، لازری سگریٹ کے جگہ بجے کش رہے تھے قتل تھی اور اس کے سامنے میز پر شیریں کی بوتلی رکھی ہوئی تھی، اس نے نیم دا آنکھوں سے عمران کی طرف دیکھا اور کبھی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر چھیلی گئی! ”بیٹو۔۔۔ بیٹو۔۔۔“ بیٹو! اس نے کہا۔ ”تو کہاں تھے۔۔۔ میں تمہارے لئے کتنی بے چین قی ڈیر۔۔۔ ذرا شرباب اڈیو تمہاری

ہم مردگی میں مردہ بھی نہیں ہوتا۔۔۔

عمران بڑے سادہ متانہ آغاز میں اس کے لئے شراب اٹھ چنے لگا۔ اور وہ بڑھاپا ہی رہی۔ جب سے میں نے تمہیں دیکھا ہے۔۔۔ نہ جانے کیوں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گی!

عمران نے غماص اس کے آگے کھسکا دیا اور وہ بولی مگر پیاسے بہت بڑی بات سہجہ کہ تم شراب نہیں چیتے انا

"میرے ڈیڑی کتے ہیں کہ شادی سے پہلے شراب نہ پینی چاہیے" عمران نے بوسہ کہ جواب دیا۔

"تمہارے ڈیڑی تا کچھ ہیں۔ تمہیں ڈیڑی کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیے" کہہ کر گا۔۔۔ بے شادی۔۔۔ کے بعد! "عمران نے کہا اور چہ جیب کمر جھکالیا اور اس کے کانوں کی لوہیں تک شریخ ہو گئیں۔

"جے۔۔۔ جے۔۔۔ کتنے پیارے ہر دم۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ دبا کر سکو آئی

اور عمران اس طرح کانپنے لگا جیسے بڑی تلک کر ہمار چڑا گیا ہو!

لاڑی ہنس پڑی اور اس نے اس کا شانہ چھتھا کر کہا اہم دونوں کے زندگ بڑی خوشگوار گزرے گی۔۔۔ مگر دیکھو اب تم مجھے اطلاع دیے بغیر کہیں نہ جایا کرو۔ میں چریشان ہو جاتی ہوں!

"اے میری سہیلی تیار تو! "عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا نہ زیادہ دیر جانے کا ارادہ نہیں تھا اسکو وہ مل گیا! اس نے کہا کہ میں تمہیں ایک خط دے رہا ہوں تم اسے صبر نہ کر کے پاس لے جاؤ! وہ تمہارے بھائی کی ضمانت کرا دیں گے وکیل ہیں!"

لاڑی نے گلاس ہاتھ سے رکھ دیا اور بیکس جھپکائی ہوئی اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کہن لگ گیا تھا۔" اس نے پوچھا۔

"اے وہی! "عمران نے لاپرواہی سے کہا۔ میں نے مجھے تم لوگوں کے پیچھے لگایا تھا! اور وہ نال باغ کے ساتویں بجے میں وہ جو ایک وکیل رہتا ہے۔۔۔ کیا نام ہے۔۔۔ مشر بندرم۔۔۔ یا ڈنڈرم۔۔۔ نام ٹھیک سے یاد نہیں!"

"اور۔۔۔ تو اس نے تمہیں وہاں بھیجا تھا! لاڑی کے پیچھے میری عزت تھی۔" وہ کہتا تھا! "میں اپنے بھائی کے لئے جان بھی دے سکتا ہوں یہ اس کی ضمانت کا معاوضہ تھا!"

پھر قہر نے اس وکیل سے کیا گھسٹ لگو کی؟

"خط جو بھلنے میں تھوڑا سا ہکا سے دے دیا۔ اس نے خط پڑھ کر میری بڑی آؤ جھٹک کر! ایک برقی کوا کواک پانی اور پھر سگریٹ پیش کی۔۔۔ بگم مانتی ہو کہ مجھے تمہا کو می پسند نہیں ہے!"

"میں پوچھتی ہوں اس سے گفتگو کیا ہوئی تھی!"

"میں میں کہ آج کل موسم بڑا اچھا جا رہا ہے۔ اس موسم میں اگر کوئی کھاتی جلنے تو چھتر رہیے بچے پسیدا ہو گئے ہیں! اور اگر شکر قند۔"!

"اور۔۔۔" لاڑی نے دھت پت میں کمریز پر ہنکار سید کیا۔ میں پوچھتی ہوں بھائی کی ضمانت کے متعلق کیا گھسٹ ہوئی تھی۔

"اے یہی تو اب میں سوچ رہا ہوں کہ اس کے متعلق کوئی گنگو کیوں نہیں ہوئی تھی!"

"تم عجیب آدمی ہو! میں بڑا لٹ دوں گی! لاڑی جھپکائی۔ نہیں۔۔۔ تباہ آفر

اُس نے اس کے متعلق کوئی گفتگو کیوں نہیں کی تھی! "عمران نے اس کے ہنسنے کو نظر انداز کر دیا۔

بڑی اُسے گھورتی ہوئی اپنا بیٹا بونٹ چبانے لگی۔ اس پر حور ہنسا دیکھ کر وہ غصہ منیدہ کرنے لگی کہ کوشش کر رہی ہو، عمران ہے تعقلاً، انداز میں اور اور دھڑکتا رہا۔۔۔
 شاید وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ اسے بات کرتے کرتے بھول جانے کی عادت ہے!
 "اے... اور دیکھو! بڑی سدا سے غصا بیٹ کیا تم نے اس سے کیا باتیں کی تھیں؟"

"میں نے، اس سے کہ تھا کہ میں مندر میں ہی گھوڑا دوڑا سکتا ہوں۔ اس پر وہ خوب ہنسا تھا، پھر تمہارا تذکرہ پھر گیا تھا! اسے اف فرما دیا تو آیا۔
 عمران فران موش ہو کر راج تو اب کھانے لگا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی ایسی بات یاد آتی ہو جس پر اُسے غصہ آنا چاہیے۔
 کیا یاد آ رہا ہے؟

"ارے اس اُنوکے پٹنے نے کہا تھا کہ میں تم سے موشیاد رہوں تم دراصل ایک ایسے آدمی سے محبت کرتی ہو جو اپنے چہرے پر سیاہ نقاب ڈالے رہتا ہے! مجھے اس پر غصہ آ گیا اور میں نے اُسے برا بھلا کہا! بس پھر میں بھول ہی گیا کہ میں اس کے پاس کس لئے گیا تھا؟

بڑی کے بونٹ حیف سے کھس گئے تھے اور جیکہ اردو انٹرن کی قلم کار کا کچھ سہ بڑے دیکش انداز میں سمجھنا چکے تھے۔ انھوں نے تیز رفتاری سے شے تھی۔!
 "میں اسے نارواؤں کا! عمران نے کہا! میں تم اتنا کہہ دو کہ اس نے جھوٹ کہا تھا۔"

"میں اسے جانتی ہی نہیں! پتہ نہیں وہ کون ہے اور اس نے کیوں ایسی لغویات کہی تھیں! "
 "اچھی بات ہے تو میں اُسے دیکھ لوں گا۔"

"پتہ نہیں تم کئی اُسٹے پیسے آدمیوں سے ملے پھر تمہارے بڑے بڑی نے شکایت آیز لکھے ہیں کہا! "میں کتنی ہوں کر یہ لوگ میرے اور تمہارے تعلقات غراب کر دیں گے۔"

"ارے واہ۔۔۔ مر گئے کرانے والے... میں گدھا تو نہیں ہوں کہ ان کی باتوں میں آمادوں کا۔"

"ادھر اُدھر واپس آئی ہیں ابھی آئی... زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگیں گے میری ایک دوست آنے والی تھی۔ تو ادیکروں وہ پانک میں تو نہیں ہے، اتم میں بیٹھا اگر کہیں گئے تو میں تنہا ہو جاؤں گی... ہاں...!"
 وہ عمران کا ہاتھیں گل سلاتی ہوئی، ٹھٹھکی۔

عمران نے انھوں کی جیش سے سادہ منٹ لغاتی کو اتار دیا، کیا بوجھ ہاں کے ایک گوشے میں بیٹھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بڑی دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ لغاتی بھی آٹھا اور وہ جی اُس کے بعد ہی باہر نکلا گیا۔

پھر عمران کو تقریباً بیس منٹ تک بیٹھا پڑا۔ اس کے بعد بڑی واپس آگئی وہ بہت خوش نظر آ رہی تھی! اس نے کہا: "میری دوست نہیں آئی تھیں اس کا لالہ! پیغام لایا ہے کہ میں خود اس کی کوٹھی میں پہنچ جاؤں۔ وہاں غامی تفریح ہے! مگر کیونکہ اس نے ایک پیشہ ور شہباز کو آج رات کے لئے ایجنسی کیا ہے! تم جی چلو میرے ساتھ... چلو گئے نا!"

"خود چلوں گا! "عمران بچکانہ انداز میں خوش ہو کر بولا "شہباز... ہاں! مجھے بڑا اہل آہ ہے بازی مری دیکھ... مگر ذرا لباس تبدیل کروں اس وقت غصہ نہ کہ بڑھ گئی ہے۔"

"بہتر کر دیاں جی یاں تبدیل کرنے جاری ہوں بڑی نے کہا اور عمران

اپنے گھر سے کل طرف روانہ ہو گیا پھر وہ تعلق کوٹنے کے لئے جھکنا ہی تھا کہ نعمانی آگیا !
دوڑوں، بندرواغل ہوئے عمران نے دروازہ بند کیا۔

”وہ آپ کو کہیں لے جائے گی“ نعمانی نے آہستہ سے کہا ”اس نے یا بر
ٹیلیفون پر بتا دی کہ آپ کے متعلق گفتگو کی تھی اور پھر شاید دوسری طرف
سے لگا گیا تھا کہ وہ آپ کو کہیں لے جائے“
”اس نے میرے متعلق کیا گفتگو کی تھی۔“

”یہی کہ گردہ آپ کو کھانا اور ایک خطہ کے کرسمس نامی کسی آدمی کے پاس
بیجا تھا۔“ نعمانی نے کہا اور قریب قریب وہی سب کچھ بڑا دیا جو عمران
نے لڑی سے کہا تھا۔

”اچھی بات ہے تو میں چھاؤں گا اس کے ساتھ... اور تم دونوں... نظر رکھنا
لیکن اُسے تعاقب کا احساس نہ ہونے دیتے یعنی اگر ہم کسی ایسے دیران راستے
پر جائے ہوں جہاں ٹریفک نہ ہو تو قطعاً تعاقب نہ کرنا! کیونکہ میں اُن
کے ہوشیار ہو جائے گا خطہ نہیں ہوں لے سکتا“

”لیکن اگر آپ تنہا کسی مصیبت میں پڑ گئے تو...؟“
”اس کی خبر داتے کرو“
نعمانی سر ہٹا کر رہ گیا۔

لڑی اور والٹن طویل راہداری میں کھڑے آہستہ آہستہ گفتگو کر رہے تھے۔
”میرا خیال ہے کہ اس طرح چیت گردہ کو شکار کرنا چاہتا ہے۔“ واسطی
نے کہا۔

”کیسے۔؟“

”مجھے یقین ہے کہ گردہ اس الحق پر ہر وقت نظر رکھتا ہوگا! لہذا ہوا
سکتا ہے کہ وہ ہمارا تعاقب کرے۔“

”ممکن ہے“ لڑی کچھ سوچتی ہوئی بولی ”چلو اب میں ہمدی کرنی چاہیے“
وہ ڈائینگ ایل میں آئے اور یہاں عمران کو اپنا منظر پایا۔

”اچی... چلو...“ عمران نے کھپکھپائی ہوئی آواز میں کہا ”آہنی دیر کر
دی تم لوگوں نے اگر وہ دو چار شعبہ سے دھکا چھکا ہوگا تا تو مجھے بڑا سوس
ہوگا۔“

باہر آکر والٹن نے آہستہ سے لڑی سے کہا ”اوہ... وہ دیکھو...
— وہ گاڑی آئی ہے جس کا باڈی سادہ پرف ہے غالباً میں اسے سادہ
پرف سمجھتا ہوں میں سمجھا ہوگا ایہ گاڑی پیچھے کا تو یہی مقصد ہو سکتا ہے۔“

عمران ان سے کچھ نا اطمینان سے تھا اس نے شاید وہ ان کی کوئی گفتگو نہیں
سُن سکا تھا! ہر حال وہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی دین کے قریب پہنچے
کڑکڑ گئے۔

والٹن نے اس کا پچھلا سہہ کھولا۔ اندر روشنی تھی اور وہ ایک چھوٹا سا آرام دہ کمرہ ہو رہا تھا! لڑی نے عمرانی کے کما کدہ اندر بیٹھ جانے خود وہ آگے والٹن کے ساتھ بیٹھ گئی۔ عمران بے چرن وچرا اندر بیٹھ گیا؛ والٹن نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ دونوں اگلی سیٹ پر ڈھانچے پاس آ بیٹھے۔ وہیں چل پڑی؛ لیکن وہ دونوں خاموش تھے شاید ڈرائیور کی موجودگی میں کسی قسم کی گفتگو نہیں کرنا چاہتے تھے!

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک ویران راستے پر مڑ گئی؛ چونکہ وہ چڑھائی پر تھی۔ اس لئے رتھ روٹھی ہوئی تھی اس طرح کے دونوں جانب اونچی اونچی چٹانیں تھیں؛ جب کسی موڑ پر یکے ایک ان پر گاڑی کے میڈیمپس کی روشنی پڑتی تو ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ اذیت لگاتے اور جھنجھٹے چمک پڑے ہوں!

کچھ دیر بعد گاڑی کلاؤں کے چھوٹے سے مکان کے سامنے رکت گئی؛ یہاں بھی گراؤ نہ میرا تھا۔ البتہ مکان کی چھوٹی چھوٹی کلاؤں میں درجہ سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ والٹن اور لڑی بڑے اطمینان سے نیچے اترے اور کچھ دیر تک اُن جی سرگوشیاں ہوتی رہیں پھر والٹن نے گاڑی کی پشت پر اُٹھ کر دروازہ کھولا لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کے ملنے سے ایک تیز زدہ سی آواز نکلی۔۔۔ کیونکہ گاڑی غالی تھی اور عمران کا تپہ نہ تھا لڑی بھی اگلی اور وہ بھی والٹن ہی کی طرح اُن تک میں پھاڑ پھاڑ کر گاڑی کے اندر دیکھنے لگی۔ دفعتاً کلاؤں کے مکان سے کسی کی غراتی ہوائی سی آواز آئی۔

”کیوں کیا ہو رہا ہے؟“

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور شنبول سے سوٹ بند کے

ہوتے جیسی حرکت کھڑے رہے۔

جیسی کی چڑچڑاہٹ کے ساتھ مکان کا دروازہ کھلا اور قدموں کی آواز آئی؛ عمران سے قریب ہوتی گئی اور پوچھنے والا اُن کے پاس پہنچ کر دنگ گیا!

”کیا بات ہے...؟“ اُن نے والے نے پرپ۔

”وہ تو... نہیں... نہیں ہے...“ جناب! لڑی بھلائی۔

”کوئی نہیں ہے۔“

”دبی انتہائی آدمی اسے سمجھتا ہے؟“

”والٹن... اُنے والا فرمایا یہ کیسے ہوا؟“

”میں کیا تبادلہ چیف! خود میری بکریوں میں ہیں! وہ! میں نے خود ہی اسے اندر بٹھایا تھا اور اُس کے متعلق یہ سوچا جی نہیں سکتا تھا کہ وہ راستے ہی میں کہیں اتر جائے گا! ایک جگہ بھی تو مڑتی نہیں۔ وہ کی گئی تھی!“

”کیا تبدیلی یقین ہے کہ اندر اتنا قریب نہ گیا گیا ہوگا؟“

”مجھے یقین سے چیف! کیونکہ میں اس معاملے میں ضرورت سے زیادہ

تھکا ہوا ہوں!“

”خیر! اندازہ“ اُن نے والا مکان کی طرف مڑتا ہوا بلایا۔ اگر وہ بیڑھا تھا

شروع ہونے کے بعد اترتا ہے تو ذرا ہی سی دور میں اسے یہاں آنا پڑے گا

کیونکہ بیڑھا تھا شروع ہونے کے بعد سے ہر موڑ پر میر کوئی نہ کوئی آدمی موجود

رہتا ہے! اور اسی سے گزرنے والے انجینیئروں کو یقینی طور پر چیک کیا جاتا ہے

خواہ وہ کسی وقت راحہ سے گزرے۔ وہ کلاؤں کے مکان میں داخل ہونے

ان کے پیچھے گاڑی کا ڈھانچہ بھی تھا۔

مکان اندر سے جی خستہ حال رہی تھا! یہاں معلوم ہو رہا تھا جیسے اُسے زیادہ استعمال نہیں کیا جاتا ہوں وہ آدمی لوہے بھی موجود تھے!
 "کیوں۔" والٹن نے نقاب پوش والٹن کی طرف مڑ کر فرمایا "گر وہ ہر پرتم
 نے کس کے حکم سے حمل کیا تھا؟"

"اُس کی نیت خراب تھی جیف، اس لئے میں نے سوچا۔"
 "تم نے کچھ نہیں سوچا، تم میں کچھ سوچنے کی صلاحیت ہی نہیں ہو والٹن
 نے سر جھٹکایا۔

"ہر لوہا خوش میمون ہو گئے۔"
 "اگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ باز پُرس کریں گے تو شاید۔۔۔!"
 "ہاں۔" نقاب پوش نے متعجب لگایا "کیوں والٹن میں اس وقت
 تمہیں ایک کھل ہوئی کتاب کی طرح نہیں پڑھ سکتا! کیا تم نے لڑی کے
 لئے گرہ بڑھ کر قتل نہیں کرنا چاہا تھا، تم نہیں پسند کرتے تھے کہ بڑی کوتاہی
 علاوہ اہل کوئی چاہے۔"

"ظہور۔" ڈھٹا دروازے کی طرف سے آواز آئی وہ چونک کر اُدھر مڑے
 دروازے کے سامنے ایک نقاب پوش کھڑا تھا، اس کے ہاتھ میں ریولور تھا جس
 سے وہ ان میٹوں کو گولیوں کا بارش کیا۔

"والٹن۔۔۔" نئے آنے والے نقاب پوش نے کہا "یہ دیکھو آخر اس
 وقت میں نے جو پکڑا ہے یا اگر مجھے دیر ہو جاتی تو یہ تمہیں قتل کس کے لڑی
 کو زبردستی اٹھائے جاتا۔"

وہ صہ جھرت سے آنکھیں چاڑھ چاڑھ کر خود رد نقاب پوش کو دیکھ رہے
 تھے کیونکہ اس کی آواز اور دوسرے نقاب پوش کی آواز میں ذرا برابری تھی

نہیں تھا البتہ ایک کیسا تھا۔

"تم کون ہو؟" پیٹلے نقاب پوش نے گوجر پوچھا۔

"میں وہ ہوں جس کی آواز اور لہجے کی تم نے قتل اتارنے کی کوشش کی
 ہے۔"

نئے آنے والے نقاب پوش نے کہا اور پھر والٹن سے بولا۔ "والٹن اسے
 پکڑ کر رہی ہے جیکو دو۔۔۔ اسے کیا تم نے اسے ابھی تک نہیں پہچانا۔۔۔
 یہ گرہ رہے۔۔۔ میرے جیسے میں تمہاری گردن کاٹنے آیا ہے۔ ذرا اس
 کے پیچھے سے نقاب تو ہٹاؤ۔ حقیقت خود بھی تم پر کشف ہو جائے گی
 چلو میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔۔۔ جلد اس سے بڑا دشمن اپنی حماقت
 سے ہمارے جال میں آگیا ہے۔۔۔ پکڑو۔"

والٹن پہلے نقاب پوش کی طرف بڑھا اور اس نے بھی ریولور نکال لیا۔
 "پچھلے ہو۔" درنگل مار دوں گا "پہلا نقاب پوش وڈا۔"
 "تم سب بٹ جاؤ۔" نئے آنے والے نقاب پوش نے منس کر
 کہا "میں دیکھ لوں گا۔"

وہ سب اور اُدھر بٹ گئے۔ اب دونوں نقاب پوش ایک دوسرے
 کے مقابل تھے! وقتاً پہلے نقاب پوش کے ریولور سے شعلہ نکلا۔۔۔ اور نیا کٹنے
 والا نقاب پوش اچھل کر دیوار سے جا ٹکا اس کا بایاں ہاتھ سینے پر تھا اور دہنا
 ہاتھ پیچھے جھون گیا تھا وہ ہوسے مرنے لگا کہ جتنے لگا! البتہ معلوم ہو رہا تھا
 جیسے تکلیف کی زیادتی کی وجہ سے حق سے آواز ہی نہ نکل رہی ہو۔

پہلے نقاب پوش نے فاتحانہ انداز میں متعجب لگایا پھر بڑبڑاتا ہوا
 دوسرے نقاب پوش کی طرف بڑھا "دیکھ لیا تم نے یہ سادہ دشمنوں میں سے کون

جے آپ میں تمہیں اس کا چہرہ دکھائوں گا اُس نے اپنا یہ لہجہ حبیب میں ڈال کر
 دونوں ادا کو دروغ لقا بے پوش کے چہرے کی طرف بڑھا ہے جس کے متعلق یہی
 کہا جاسکتا تھا کہ اس کا دم اکھڑ رہا ہے کیونکہ اس کے ارباب سکھاتے اور چیتے
 جوئے پڑھوں سے گھٹی گھٹی ماسی سسکیاں منتشر ہو رہی تھیں۔

لیکن غیر متوقع طور پر اچانک دوسرے نقاب پوش کی لات اس کے پیٹ پر پڑی اور ایک بے ساختہ قسم کی چیخ کے ساتھ دوسری طرف اٹ گیا۔ ساتھ ہی دوسرے نقاب پوش نے اس پر چھلنگ بکھی لگائی اور اُس پر اس طرح جاگا جیسے کوئی ایسی کسی چھوٹے سے پرندے کو چھاب کر بیٹھ جائے۔ پہلا نقاب پوش اس کی گرائے سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔

”آؤ — دانش ... قریب آؤ ... گرد و پیش کی شکل دیکھو! جزا انیل
 کو تعبیر دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔“ دوسرے نقاب پوش نے نفس
 سرکھ: اس نے اپنی بائیں کلاہی پٹے نقاب پوش کی گردن پر جمادی تھی اور
 دانتے اترے اس کا نقاب فزع رٹھا۔ !
 ”مگر دیر — چ“ بیک وقت سبھوں کی زبان سے نکلا۔

میں تمہارا پیف ہوں — میں تمہارا پیف ہوں " گرو برگن گھٹی
سناؤں میں پہنچ رہا تھا!

”اس سے ہم تمہاری بڑیاں اڑا دیں گے“ والٹن غرایا۔۔۔ پھر اس نے دوسرے نقاب پوش سے کہا ”چیف اسے مار دے جو اسے کر دیکھے ہم اس کے جیم کارڈ پر ریشہ الگ کرں گے“

نہیں فی الحال اسے رشتی سے جکڑ دو! اس سے بہت کچھ معلومات حاصل

1944

کوفیہ تم بچتے ہی جو! اس کے بعد پھر تمہارا ہے! "
گلاب دلوں کی طرح جھٹکا! ایک اسے رسیوں سے بھر دی دیا گیا دانٹ
کہہ رہا تھا۔

سات۔ نوہ۔۔۔ چیتا یہ سوز واقعی بڑا پی لاک ہے اپنے اس نے ایک
یہ قوت آدمی کہ ہمارے چچے لگایا اور اسے سکھایا کہ وہ کسی وقت خود کو بھر پناہ
کو دے چہ اس کا عید میں بتائے کہ اسی سے اس کو بھر دے چچے لگایا تھا چچے
گوہر کی تلاش میں تھے وہو کا کہ گیا : میں نے سوچا یہ امتی اچھا چننا ہے اسی
کے دیہے گرد رہے پانچ ماہ گئے۔ لیکن یہ قوس وقت معلوم ہوا کہ اس امتی نے
میں اچھی حرف بہ حرف بنایا ہے چونکہ میں یہاں لا کر پھینکا تھا اس لئے خود
ساتے ہی سے ناب ہو گیا مگر جب تو کیا اس دوران میں یہ گرد و بھی سم
فون رختہ لگ کر تاتا تھا۔

تو افسوس سے دوسرے نقاب پوش نے کہا میں نے اس کا موقع دیا تھا مگر وہ اس موقع پر ہی گرفت میں آگئے۔ یہ چونکہ میری آواز کی کامیاب نقل آتا رہتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ مجھے ٹھکانے لگانے کا خود میری جگہ سے اسے اور میں دونوں کو تھما یا شکر گزار ہوں کہ تمہاری وفادارت نے اس کے ناپاک ارادے تباہ کرنے کیلئے اہم

”یہ ذرا ہے۔ یہ لڑتے ہیں۔ اگر دیر ملق چھاڑ پھاڑ کر چھٹیارا کر دو۔
 ایک تھکے لگا رہے تھے۔“

”اچھا، اب اسے لے چلو۔۔۔ شہر میں تمہیں اس کا نیا مٹا
لحاؤں کا امداد شاید آج تمہاری شفقت سے ملے گا“

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

وہ اسی دن میں ملے گئے جس میں والٹن اور لڑی عمران کو لاتے تھے!
 لڑی والٹن اور نقاب پوش اگلی نشست پر تھے، والٹن ڈرائیو کرتا تھا!
 بقیہ لوگ قیدی نقاب پوش سیمت پیچھے بستے میں تھے۔
 ریمے ایشن کے قریب اس نے والٹن سے گاڑی روکنے کو کہا!
 "میں خراسانی سینٹر کو تھوڑے ایک کال کروں گا۔ تم صبر کرو!" وہ گاڑی
 سے اتر کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔
 "پتہ نہیں کیا ہوئے والا ہے؟" لڑی بڑبڑائی۔ "میرا دل بہت الجھ
 رہا ہے۔"

"یہ چیف واقعی بہت حیرت انگیز ہے" والٹن بولا، "لڑی نے پھر کچھ نہیں
 کہا، اتھوڑی دیر بعد نقاب پوش چوراپس آگیا۔ لیکن اس کے باوجود میں ان کی
 روانگی نہیں ہو سکی، نقاب پوش نے بتایا کہ اس نے مجھے فون کیا تھا وہ
 ہیں آ رہا ہے۔ اللہ اس کا انتقام کرنا چاہے گا۔"
 والٹن اور لڑی خاموش رہے۔ نقاب پوش نے کہا: "کیوں والٹن؟
 اگر تم لڑی سے شادی کر لو تو کیا حرج ہے؟"
 "حرج تو نہیں ہے جناب! مگر ایک میری خواہش ہے کیا ہوتا ہے؟"
 وہ تھوڑی دیر تک اس مسئلے پر گفتگو کرتے رہے، نقاب پوش لڑی کو
 سمجھاتا رہا کہ اسے والٹن سے شادی کر لینے چاہیے۔ لڑی پہلے
 تو باقاعدہ طور پر بحث کرتی رہی۔ پھر ہچکچا چھڑانے کے لئے ہل گئی۔
 "میں سنہریوں رواداری میں نہیں ملے ہو سکتا! میں اس پر غور کروں
 گی۔۔۔ جناب۔۔۔ اور۔۔۔ چومکے!"

لکھی وہ اس سے آگے نہ بڑھی کیونکہ اس نے اچانک دین کو مسل پولیس کے
 زرخے میں دیکھا، اراقلین ان کی جانب اٹھی ہوئی تھیں۔
 "ارے یہ کیا ہوا۔۔۔" والٹن کی زبان سے بے ساختہ نکلا اور ساتھ ہی اس
 کا ہاتھ جیب کی طرف جانے لگا۔

"نہیں۔" نقاب پوش نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، "تمہاری شادی لڑی
 کے ساتھ ضرور ہوگی! مگر اسی صورت میں جب کہ تم دونوں وعدہ معاف
 گاہ بن جاؤ۔"

دفعتاً ایک آدمی گاڑی کے قریب آگیا اور نقاب پوش والٹن سے
 بولا۔

"ان سے ملو! والٹن۔۔۔ یہ ہیں سینٹرل کے کیپٹن نیامن! معقول
 آدمی ہیں! تمہاری شادی میں حرج نہیں ہوں گے۔"
 کیپٹن نیامن کے پیچھے کھڑے ہوتے، ان پکڑنے ہتھکڑیوں کا جڑا
 والٹن کے ہاتھوں میں ڈال دیا۔ پھر دوسری ہتھکڑیاں نقاب پوش کی
 طرف بڑھائیں۔

"نہیں۔" کیپٹن نیامن نے کہا: "حیرت کے ہاتھوں میں لگاؤ۔
 "نہیں کیوں؟" والٹن غصہ کیا، "یہ ہمارا چیف ہے ملک کا ایک
 بہت بڑا اسمگلر۔"

"تم دھوکا کھا گئے والٹن! نقاب پوش نے تمہیں لگایا۔ میں
 فی سندھم ایڈوکیٹ ہوں۔"

"تب تم میرے چیف سے بھی بڑے اسمگلر ہو! اس سے زیادہ ذلیل
 ہو۔" والٹن کی آواز کانپ رہی تھی تب نقاب پوش نے

کی پیش نیا من سے کہا: "میں یاتم نے اب نہ کہنا کہ مجھ سے حماقت نہ ہو جی ہے!"
 "تم آخر جو کون! لڑی جھگڑاتے ہوئے لہجے میں بچی۔"

"آہ۔ میں! میں وہی غلام امین ہوں! جسے تم اور زیادہ امین بنانا چاہتی
 تھیں!" نقاب پوش نے چہرے سے نقاب ہٹا دی۔

لڑی اور والٹن کی آنکھیں حیرت سے پٹی رہ گئیں! وہ ان کے چلے چلتے
 میں دوسروں کے بھی شہکار بن گئے! وہ نقاب پوش کی آواز آتی
 دیکھ لیا مرد و تم نے اپنی حماقت کا نتیجہ۔ "مکو! تم اندھے ہو گئے تھے!"
 "والٹن ڈیر۔" امین نے ہنس کر کہا۔ "مرد و شہکار کہہ رہا ہے! وہی
 حقیقتاً تمہارا چہیت تھا اور تمہارے درمیان مولیٰ کارکنوں کی حیثیت سے
 رہا تھا! اگر وہ تمہارا چہیت نہ ہوتا تو اس طرح تمہارے ہاتھوں سے بچ نہ سکتا
 "وہ کوئی بھی جو! مجھے اس سے نفرت ہے!" والٹن غزایا۔

"یہیں پھر سرکاری گواہ بن جاؤ!"
 "یقیناً بنوں گا!"

"اچھا سو پر نیا من۔ اب مجھے اجازت دو! عمران! تم ہاں کر لو!"

"آج رات پھر مجھے یہ سوچنا ہے کہ مجھے جھڈی کا سالن کیوں اچھا نہیں
 لگتا جب کہ جھڈی پر لوگوں نے پوری پوری کتابیں کندھ ڈالی ہیں۔"

دوسری صبح عمران دیر تک نہ سو سکا ایک نکر نیا من نازل ہو گیا تھا! اس
 کے ساتھ صفدر بھی تھا۔

"تمہارا ہی خیال ہیچے نکلا! نیا من نے کہا: وہ گیندیں اس لئے چھپی جاتی
 تھیں کہ گردہ کہہ سکا وہی ان پر اس طرح چھپیں کہ متوکل ان کے نرے میں آجاتے
 وہ آئے ختم کریں اور صاف نکل جائیں جیسے جھاڑ میں یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ
 علامہ کو کون تھا! مارے جانے والے پی سندھم کے آدمی تھے! پی سندھم
 کو بھی میں نے گردہ کہہ لیا ہے اور اب پولیس اسنگل کئے ہوئے ذخیرہوں پر
 چھاپے پڑی ہے! اب تک کہ ڈکٹوں کا مال برآمد ہوا ہے گردہ اور سندھم
 بہت عرصے سے اسمگلنگ کرتے آتے ہیں۔ مگر پی سندھم بھی مخالف
 گردہ کے سرخند کی شخصیت سے واقف نہیں تھا سندھم صرف اسمگلر

تھا لیکن اس میں جوڑ توڑ کی صلاحیت نہیں تھی! اس لئے گردہ کے ہاتھوں
 ہمیشہ ہتھیار! اور مل وہ سانپوں والا معاملہ بھی انہی لوگوں سے متعلق رہتا
 تھا۔ وہ بھی سندھم ہی کے آدمی تھے! اور وہ کسی کانہ نہیں تھا بلکہ وہ کہہ
 آدمیوں نے حقیقتاً نہرے تھے کہ سانپ پال رکھے تھے اور سانپوں سے ڈسا کہ
 ان کی لاشیں سڑکوں پر پھینک کر دیتے تھے! والٹن نے سب کچھ بتا دیا ہے مگر
 وہ محنت نہ بان نہیں کھاتی اس نے سرکاری گواہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔

وہ کہتی ہے کہ اگر گردہ ہی ہمارا چہیت تھا تو اس کے لئے میں جان
 بھی دے سکتی ہوں!"

"محنت! عمران نے جھڈی کی سائنس لی اور خاموش ہو گیا پھر جھڈی پر دیر لے

بولہ " حالہ یہی صورت ایک بلکہ دوبر کو قتل کرادینے کی کوشش کر چکی ہے اور
گر وہ برپہ دوبارہ لٹھ ڈالتے ہی کے لئے وہ مجھ سے قریب ہو گئی تھی ۔۔۔ گلاب
وہ گر دبر کے لئے جان ہی دے سکتی ہے "۔

اس کے بعد وہ ان کو پوری کمانی دہرائی پڑی " فیاض سندھ "۔ جب وہ ان
خاموش ہوئے تو اس نے کہا آخر یہ گر دبر نے تمہیں پی سندھ کا پتہ کیوں بتایا تھا۔
جب کہ وہ اپنے غامض کو بھی نظر عام پر نہیں آنے دینا چاہتا تھا "۔

" شاید اندھیرے میں وہ مجھے ہی پی سندھ سمجھتا تھا! چونکہ یہ دونوں گروہ
ایک دوسرے کی ٹوہ میں گھلتے تھے۔ لہذا اس وقت وہاں پی سندھ کی
موجودگی بھی ناممکنات میں سے نہیں تھی اور پھر یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے
آدیموں کو ٹوڑنے کی فکر میں بھی رہتے تھے۔ ہر حال میں خیال ہے کہ گر دبر نے
اس وقت پتہ نہیں بتایا تھا بلکہ یہ بتایا تھا کہ میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔

" مگر تم کو کتنے جو کہ گر دبر تمہیں پی سندھ کے بیٹھے کی کیا نوٹ میں بھی
نظر آتا تھا "۔

" ہاں یہ تو اس کے لئے ایک شاندار موقع تھا! وہ پی سندھ کی ہڈیاں
حاصل کر کے اس کے قریب ہو جاتا اور قریب رہ کر کہ دینا تو بہت آسان تھا
ہے لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ وہ غلط تھی میں مبتلا تھا تو پھر وہاں خطرناکی
بیکار سمجھا ہو گا۔ ویسے اُسے یہ فکر ضرور تھی کہ آخر وہ کون تھا جس نے اس
کی جان بچائی تھی "۔

" مگر آخر اس بیگانے کی کیا ضرورت تھی "۔ معذرتوں پر پوچھا " وہ
خاموشی سے بھی اسے ختم کر سکتے تھے "۔

" جب وہ اس گھر آپس میں لڑتے ہیں تو مقصد یہ تھا کہ ان میں سے

ایک میدان چھڑ کر جگ جگس پہلے گر دبر نے خاموشی ہی سے کام کیا تھا۔ شفا
سانپ کاٹنے کی وارہا ایں لیکن سندھ اس کے مقابلے میں جارح! پھر گر دبر
نے کہا اچھا اب ملازمہ بھری چڑی شرکوں پر قتل ہوں گے! مقصد یہ تھا کہ
سندھ دہشت زدہ ہو کر جگ جگس نکلے ساتھ ہی گر دبر بھی چاہتا تھا کہ اصلی
معاہدے کا عمل پولیس کو نہ ہونے پائے! لہذا اس کے گروہ کی ایک صورت
فری سول اسپتال سے حلقہ ہو گئی تھی تاکہ اگر کوئی زخمی وہاں پہنچے تو پولیس
کو بیان نہ دے سکے وہ اس سے پہلے ہی اُسے نہر دے دیتی تھی تاکہ وہ ایسی
دوا جس سے اس کی ذہنی حالت ہی خراب ہو جاتے "۔

" مگر تم نقاب پوش کیسے بن بیٹھے تھے! " فیاض نے پوچھا۔

" الٹن جے ایک دین میں نے کیا! اس کا دروازہ ایسا تھا کہ اندر سے بھی
کھل سکتا تھا۔ بیسے ہی دین ٹکی تھی میں آکر کچالوں کی آٹ میں ہو گیا تھا!
پھر جب وہ دب کڑی کے مکان کے اندر چلے گئے تو میں بھی باہر کے مکان کے
اند کا ہاتھ لینے لگا! پھر شیشی ایسی تھی کہ ایک تدبیر سوچ بھی گئی۔ بیسے
نقاب نکال اور شروع ہو گیا "۔

" کچھ بھی ہو! فیاض مسکرایا " تم سے تو شیطاں بھی نپہ مانگے گا!
پھر معذرت کی طرف دیکھ کر بولا " اسے کیا یہ کسی آدمی کا کام ہو سکتا ہے
تہا اتنے محسوسوں سے پشنا۔۔۔

" اور پھر ایسے حالات پیدا کرنا کہ وہ خود ہی اپنے سرخونہ کو پچھو کر باندھ لیں۔
یہ بھی نہیں بلکہ گرفتار ہونے کے لئے بھی خوشی خوشی اس کے ساتھ چلے آئیں۔

" کچھ بھی نہیں سوچو فیاض! " وہ ان فارسانہ انداز میں سر ہاکر بولا " یہ صرف
تیاروں کے کھیل میں درجہ بعض اوقات تو ایسی ناش غلطیاں ہوتی ہیں، کہ

موتج کرا لجن ہوتی ہے! مثلاً ایک بار ایک قسم کی گیس کے پتھر میں پڑ کر باہر
 ہی بے دست و پا ہو گیا تھا اور ایک دوسرا آدمی صرف پندرہ منٹ تک سانس
 روکے رکھنے کی بنا پر ماسٹرافٹ چھلشیں بن گیا تھا! اب یہاں سانس روکنا تو کیا
 مزہمت پڑھنے پر اپنا معدہ بھی آنتوں سمیت کھینچ کر کاغذ سے پر لاد سکتا ہو
 مگر اس وقت طغنت ہو گئی تھی! اذیسی لغزشیں جس نے مجھے خود اپنی نفاذ
 سے گرا دیا تھا۔

وکی قندہ تھا۔

”قندہ سرکاری قمار خانہ ضرور سنا دیا جاتا ہے۔ عمران نے سرٹا کر کہا
 منفرد سکھانے لگا! اور پھر وہ تینوں اٹھ کر ناشتے کے لئے ڈائننگ
 روم میں چلے گئے!“

ختم شد